وَلِلّٰہِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

الحمد للہ کہ این رسالہ شریفہ وعجالہ منیفہ مؤلفہ عالیجناب قدسی القاب
جامع معقول ومنقول حاوی فروع واصول جناب مولانا مولوی
سید علی نقی صاحب دامت برکاتہم مسمی بہ



ارشاد المواریث

۱۲۹۴

بتصحیح ونظر ثانی بانی مبانی این نقش محمود بنزادہ معانی
سلالۃ الاطیاب مستغنی الالقاب عین الانسان وانسان العین السید
ہادی حسین صاحب

در مطبع اثنا عشری باہتمام سید عابد علی رضوی زیور طبع پوشید

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله خير الوارثين والصلوة على نبينا محمد الذي
اعطى مواريث الانبياء والمرسلين وعلى اولى القربى
من اهلبيته المعصومين الذين مودتهم فريضة
على كل من جمع سهم السعادة من طبقات الناس
اجمعين وولائهم نافع يوم تنقطع كل نسب وسبب
ويصير الكفار عن دينهم محجوبين اما بعد علم فرائض
ایک علم لطیف اور فن شریف ہی اور ایک باب ہے ابواب شریعت
سی بلکہ حدیث میں وارد ہوا ہی کہ فرائض نصف علم ہی اور اسیطرح
اخبار متعددہ اور روایات متکثرہ سی تاکید تحصیل علم میراث کی مستفاد
ہوتی ہی ازبسکہ اکثر بنی نوع انسان پر حرص و طمع غالب ہی اور غالبا

میراث مال سی متعلق ہوا کرتی ہی اور ضرورت تمیز حقوق کی، کثرت
پڑتی ہی اسلئی شارع علیہ السلام کو اہتمام اسکی امر مین بیشتر ہی چونکہ
زبان اُردو مین ایسی کتاب کمتر ملتی ہے جو حاوی اصول و فروع
میراث کی ہو اور استخراج فرائض اوس سی بسہولت ممکن ہو اور کتاب
شرائع الاسلام کہ اس علم مین طرز عجیب واقع ہی بالفعل درمیان
طلبہ علوم مروّج ہی اور اکثر مدارس مین داخل درس ہی لہذا بحسب اصرار
بعض اخوان مومنین خصوصاً برادر عزیز از جان فخر خاندان زبدة
المصطفین سید ہادی حسین حرسہ اللہ وصانہ
عن کل شین و مین یہہ رسالہ بطور ترجمہ و تلخیص شرائع کی زبان
اُردو عام فہم مین برعایت اختصار لکہا گیا اور ترتیب بہی اس رسالہ
کی مطابق ترتیب شرائع کی قرار دی گئی اور اکثر مقامات مین واسطی
تسہیل فہم کی بعض مطالب حسابیہ وغیرہا زیادہ کیی گئی اور مباحث دقیقہ
کو اسمین ذکر نہین کیا تاکہ باعث انتفاع عامہ مومنین و نفع طلبہ مبتدئین ہو
فاللّٰہم تقبل منی انک انت السمیع العلیم یوم لا ینفع مال
ولا بنون الا من اتاک بقلب سلیم واجعلنی من ورثة جنة النعیم

کتاب الفرائض

فرائض جمع فریضہ کی ہی اور
فریضہ اوس حصہ کو کہتی ہین جو کتاب خدا مین بالخصوص منصوص ہو
چونکہ اس علم مین اونکی حال ہی اکثر بحث ہوتی ہی اسلئی اس علم کو علم
فرائض کہتی ہین اور کبھی فریضہ کا اطلاق مطلق سہم پر بہی ہوتا ہی خواہ
مقدر ہو کتاب خدا مین خواہ نہو اور یہہ بہی ایک وجہ تسمیہ علم فرائض کی ہے
بہر حال یہہ کتاب مبنی ہی مقدمات اور مقاصد اور لواحق پر مقدمات
چار ہین مقدمۂ اولی در بیان موجبات ارث اور وہ دو ہین اول
نسب دوسری سبب مراد نسب سے متصل ہونا ایک کا طرف دوسرے کی
بولادت شرعیہ بلا واسطہ یعنی اون دونون مین ابوت و بنوت ہو یا
بواسطہ یعنی وہ دونون منتہی طرف ثالث کی ہون ولادت شرعیہ
مین جیسی بہائیونکی انتہا طرف باپ کی ہوتی ہی لیکن عرف مین اوسکو
نسب کہتی ہین نسب کے تین طبقہ مین طبقۂ اولی ابوین اور ولد اگرچہ
پست ہین یہہ دو صنفین ہین اور طبقۂ ثانیہ کی بہی دو صنفین ہین
اول اخوۃ اور اولاد اونکی صنف دوم اجداد اگرچہ بلند تر ہون
طبقۂ ثالثہ اعمام و اخوال یہہ دونون شامل ایک صنف کے ہین دوم مراد اسباب سے

یہہ ہی کہ اتصال ایک کا طرف دوسری کے بزوجیت یا بولا ہیں
اوسکی بہی دو قسمین ہین اول زوجیت دوم ولا و ولا کی معنی لغت
مین قرب کی ہین اور اصطلاح مین قرب ایک کا ہی اپنی مقابل سی بغیر
نسب وزوجیت ولا کی تین قسمین ہین اول ولا عتق اور وہ یہہ ہے کہ
ایک شخص اپنی غلام کو آزاد کردی پس وہ آزاد کنندہ اوسکا وارث
ہی بچند شرط کہ تفصیل اونکی آویگی دویم ولا ضمان جریرہ وہ یہہ ہے
کہ دو شخصونمین ایسی محبت ہو کہ ایک دوسرے کی جریرہ و خطا کا ضامن
ہو جاوی چنانچہ تفصیل اوسکی مصنف نی آیندہ بیان کی ہی
سوم ولا امامت یعنی امام وارث اوسکا ہی جسکا کوئی
وارث نہو وارث کی چند قسمین ہین اول ذوی الفروض تنہا یعنی
جو وارث ہون مگر بفرض وہ مان ہی لیکن کبہی اوسپر رد ہوتی ہی اور
زوج و زوجہ ہی مگر کبہی رد ہوتی ہی بندرت دویم ذوی الفروض
و ذوی الارحام یعنی جو وارث ہو گاہی بفرض و گاہی بقرابت وہ
باپ ہی اور بنت و بنات اور اخت اور اخوات اور کلالہ الام سوم
ذوی الارحام یعنی جو وارث ہون مگر بقرابت وہ اولاد ذکور مین

میراث موانع ارث کا بیان

اور اخوۃ اور اجداد اور اعمام واخوال مقدمہ ثانیہ دربیان موانع
ارث اور وہ تین ہیں کفر وقتل ورقیت مراد کفر سے وہ ہی جسکا
معتقد طریقہ اسلام سے خارج ہو پس کافر ذمی اور حربی اور مرتد مسلمان
سے میراث نہ پاوینگے لیکن مسلمان کافر سے میراث پائیگا اور کافر
وارث اگر کافر و مسلم ہوں تو مسلم کو میراث ملیگی اگرچہ مسلم معتق یا
ضامن جریرہ ہو نہ کافر کو اگرچہ قریب تر ہو اور اگر کافر کی ورثہ میں
کوئی مسلم نہو تو کافر اصلی اوسکا وارث ہو سکتا ہے اور مرتد جاوے
تو اوسکا مال امام کو ملیگا اگر کوئی وارث مسلم نہو اور اگر کافر قبل
تقسیم میراث کی درمیان ورثہ کی اسلام قبول کرے تو سبکا شریک
ہوگا میراث میں اگر درجہ میں مساوی ہے اور اگر قریب تر ہے پس وہی
وارث ہوگا اور اگر اسلام بعد قسمت کی لائی یا وارث ایک شخص ہو
تو اوسکو حصہ میراث میں نہ ملیگا اور اگر میت کا وارث مسلم کوئی سوائے
امام کے نہو پس وارث کافر ایمان لائی پس وہ اولی ہوگا امام سے اور
بعض علما کا مذہب یہ ہے کہ قبل نقل ترکہ کی طرف بیت المال کی اسلام
مفید ہوگا اور میراث پائیگا اور بعض علما نے کہا ہے کہ میراث نہ پائیگا

اور

اور مسلمان لوگ آپسمین وارث ہونگے اگرچہ مختلف ہون مذہب مین
اور کفار بہی آپسمین ستوارث ہونگی اگرچہ ملت مین مختلف ہون اور
ترکہ مرتد فطریکا وقت ارتداد سی تقسیم کیا جائیگا اور زوجہ اوسکی بائن
ہجائیگی اور عدہ وفات کریگی خواہ وہ قتل کیا جاوی یا باقی رہی اور
اوس سی توبہ طلب کیجاویگی اور عورت کو قتل نکرینگے بلکہ حبس
کرینگی اور اوقات صلوۃ مین ضرب تادیب کرینگے اور بموت
تک اوسکا ترکہ تقسیم نکرینگے اور اگر توبہ کرے تو قبول کرینگے اور قتل
مانع میراث جب ہی کہ ظلماً وعمداً ہوا اور اگر بحق ہو مثل قصاص کے
تو مانع نہوگا اور قتل خطا مانع میراث نہین ہی علی الاشہر اور
شیخ مفید رہ نی فرمایا ہی کہ منع کیا جائیگا دیت سی نہ میراث سے
اور یہہ قول حسن ہی اور اولاد سب بحق ہے اور اس حکم مین سب برابر
ہین خواہ نسب مین ہون یا سبب مین اور اولاد قاتل مال مقتول سے
میراث پاینگی اگر مقتول کے ولد صلبی نہو اور اگر سوای قاتل کے
کوئی وارث مقتول کا نہو تو میراث امام کو ملیگی اور دیت حکم مال
مقتول مین ہی اوسکی دیون اوس سی اداکیجاوینگی اور وصایا خواہ دیت

قتل عمد کی ہو یا قتل خطا کی اور دیت کا ہر وارث نسبی و سببی وارث ہوگا
سوای کلالۃ الام کے کہ اوسمین خلاف ہی اور احد الزوجین کو قصاص
مین میراث نہین ہوتی لیکن اگر دیت پر راضی ہو جاوی تو اونکا حصہ دیت
سی ملتاہی اور رق مانع وارث اور مورث دونوں مین ہوتا ہی پس اگر
کوئی مرجاوی اور اوسکا ایک وارث آزاد ہو اور ایک مملوک تو میراث
آزاد کو ملیگی اگرچہ بعید ہو نہ مملوک کو اگرچہ قریب ہو اور اگر وارث غلام
ہو اور اوسکا ولد آزاد ہو تو آزاد ممنوع میراث سی نہوگا اور اگر میت
کا کوئی وارث سوای مملوک کی نہو تو وہ اوسکی متروکہ سی مول
لیا جائیگا اور آزاد کیا جائیگا اور بقیہ مال اوسکو ملیگا اور مالک اوسکا
قہر کیا جائیگا اوپر بیع کی اور اگر مال گنجائش خریدکی نرکہتا ہو تو بعضون
نی کہاہی کہ مول لی لیا جاوی گا اور بقیہ کو سعی اور کسب سے ادا کریگا اور
بعضون نی کہاہی کہ فک اوسکا نہوگا اور میراث امام کو ملیگی اور یہہ قول
اظہر ہی اور اگر عبد کے بعض آزاد ہو تو بقدر حریت وارث ہوگا
اور بقدر رقیت ممنوع ہوگا اور اوس عبد کی متروکہ مین بہی ایسا ہی
ہوگا اور ماں باپ کا فک رقیت سی واسطے میراث کی ثابت ہی باتفاق

علما اور اولاد مین تردد ہی لیکن اظہر فک اوسکا ہی اور سوای بوین

و اولاد کی اور ونکا یہہ حکم نہین ہے علی الاظہر اور ام الولد نہین وارث

ہوتی اسیطرح مدبر اور مکاتب مشروط اور مطلق جسنے کچھہ ادا نکیا ہو

لواحق اسباب منع چار ہین اول لعان[۵۲] سبب سقوط نسب ولد ہے

اور اگر باپ اعتراف کری تو بعد لعان کے ولد اوس سی میراث پایگا

اور باپ اوسکی میراث نہ پایگا دوم مفقود الخبر جب تک اوسکی موت

ثابت نہو یا اتنی مدت نہ گذرے جسمین کوئی زندہ نہ رہ سکتا ہو کہ

اوسکا تقسیم نہوگا سوم حمل وارث ہوگا اگر زندہ پیدا ہوا اور مردہ کا

حصہ نہین ہی اور اگر بعد زندہ پیدا ہونی کے مرجاوی تو اوسکا وارث

میراث پایگا اور سقوط حمل مین اعتبار حرکت کا ہوگا جو زندہ مین ہوتی

ہی نہ تقلص[۵۳] کا جو حاصل ہوتا ہی طبعًا نہ اختیارًا چہارم مدیون کا

ترکہ اگر مستوعب دین مین ہو تو وارث کو میراث اوس سی نہ ملیگی ورنہ

بعد ادای دین بقیہ مین میراث جاری ہوگی واضح ہو کہ ازجملہ موانع

ارث وصیت بہی ہے کہ بحکم کتاب و سنہ مقدم میراث پر ہے

بلکہ بعض فقہانی لکھا ہے کہ پہلی مال میت سی بقدر تجہیز واجب کے

مقدمہ ثالثہ در بیان احکام حجب

نکالا جائیگا بہر دین بہر وصیت بعد اوسکی باقی مال تقسیم کیا جائیگا ورثہ پر اور یہہ ترتیب اجماع وسنہ سی مفہوم ہوتی ہے **مقدمہ ثالثہ** دربیان احکام حجب حجب ومنع مین یہہ فرق ہے کہ حجب مانع میراث سی مطلقا نہین ہوتا بلکہ کبھی بعض فرض سی بہی مانع ہوتا ہے حجب کی دو قسمین ہین **اوّل** حجب اصل فرض سی **دوم** حجب بعض فرض سی **قسم اول** مین قاعدہ کلیہ یہہ ہی کہ اقرب مانع ابعد کا ہوتا ہے پس طبقہ اولی مانع طبقہ ثانیہ کا اور وہ مانع طبقہ ثالثہ کا ہے اور اولاد مانع اولاد الاولاد کی ہی اور ولد مانع اخوۃ واجداد اور اعمام اور اخوال اور اونکی اولاد کا ہی مگر زوج وزوجہ اولاد کی شریک ہوجاوینگی اور اخ مانع ولد اخ کا ہے اور اخوۃ اور اولاد اونکی مانع اعمام واخوال کے ہین اور آبا واجداد کے مانع نہین اسلئی کہ وہ بہی جدین اور سلسلہ اجداد مین بہی رعایت قرب ضرور ہے اسیطرح حکم اعمام واخوال اور انکی اولاد کا ہے او متقرب بالابوین مانع متقرب بالاب کا ہی اور وارث نسبی مانع مولا کا یا اوسکی وارث کا ہی اور وہ مانع ضامن جریرہ کا اور وہ مانع امام کا ہی **قسم دوم** یعنی حجب بعض فرض

دو طرح پر ہے ایک حجب لد دوسری حجب اخوہ بیان حجب ولد
ولد مرد ہو یا عورت ابوین کا سدس سی زیادہ کا حاجب ہوگا
مگر جبکہ بنت واحدہ یا بنتین یا زیادہ احد الابوین کی ساتھہ ہوں
تو مانع نہون گے یعنی رد احد الابوین پر بہی ہوگی جیسے بنت یا بنتین
پر ہوتی ہے اور زوج و زوجہ کو حاجب ہوگا نصیب اعلی سے
زوج و زوجہ کے تین حال ہین ایک یہہ کہ اولاد یا اولاد الاولاد ہو
پس زوج کا حصہ ربع ہی اور زوجہ کا ثمن دوسرے یہہ کہ اولاد
یا اولاد الاولاد نہو پس زوج کا حصہ نصف ہی اور زوجہ کا ربع
تیسرے یہہ کہ کوئی وارث نسبی و سببی نہو پس زوج کو نصف ملیگا
اور باقی اوسپر رد ہو جائیگا اور زوجہ کو ربع ملیگا اور زوجہ پر رد ہو نہین
کئی قول ہین ایک یہہ ہے کہ رد ہوگی دوسرے یہہ کہ نہوگی تیسرے
یہہ کہ غیبت امام مین رد ہوگی اور وجود امام مین نہوگی اور حق
یہہ ہی کہ اوسپر رد نہین بیان حجب اخوۃ مانع ہوتی ہین
مادر میت کی زائد عن السدس سی اگرچہ خود میراث نہین پاتے ہین
بشروط اربعہ اول دو مرد ہون یا ایک مرد اور دو عورتین یا چار عورتین

دوم کافر یا غلام نہون اور ظاہر یہہ ہی کہ قاتل بہی نہون سوم
باپ موجود ہو چہارم برادران پدری و مادری یا برادران
پدری ہون اور یہہ بہی شرط ہی علی الاظہر کہ منفصل ہون
کل ہین نہون اور اولاد اخوہ یا خنثی لوگ کم از چار بالغ نہین

مقدمہ رابعہ در بیان مقادیر سہام حصی جو کتاب خدا مین
بیان ہوئی ہین چہہ ہین نصف ۱ و ربع ۲ و ثمن ۳ و ثلثین ۴ و ثلث ۵ و سدس ۶
نصف حصہ تین شخصونکا ہے اول زوج اگر ولد نہو اگرچہ پست
دوم نصیب بنت واحدہ سوم خواہر پدری و مادری یا خواہر
پدری اور ربع سہم دو شخصونکا ہی اول زوج کا ہی مع الولد
اگرچہ پست ہو دوم زوجہ کا مع عدم الولد اور ثمن سہم زوجہ کا
ہی مع الولد اور ثلثین سہم دو شخصون کے ہین اول سہم دو دختر
یا زیادہ کا دوم سہم خواہران پدری و مادری یا پدری کا دو ہون
یا زیادہ ثلث سہم دو شخصون کا ہی اول سہم ماںکا ہی اگر
کوئی حاجب نہو اولاد اور اخوہ سی دوم سہم متعدد کا ہی کلالہ
سی اور سدس سہم تین شخصونکا ہے اول ابوین کا ساتہہ اولاد

دوم

دوم سہم مادر مع الحاجب سوم سہم کلالۃ الام اگر واحد ہو مرد ہو
یا عورت اجتماع فروض و عدم اجتماع نصف نصف کی ساتہہ جمع
ہوتا ہے مثلاً خواہر پدری و شوہر اور ربع کی ساتہہ جمع ہوتا ہی
مثلاً بنت واحدہ اور شوہر اور ثمن کی ساتہہ جمع ہوتا ہے مثلاً
زوجہ اور بنت واحدہ اور ثلث کی ساتہہ جمع ہوتا ہی مثلاً دو
کلالۃ الام اور شوہر اور سدس کی ساتہہ جمع ہوتا ہے مثلاً مادر
و بنت واحدہ اور ثلثین کی ساتہہ جمع نہیں ہوتا ہے اسلئے کہ عول ہمارے
مذہب مین نہین ہی مثلاً دو بہنین اور شوہر بس ہماری مذہب مین
نقصان اختین پر ہوگا نہ شوہر پر اور ربع ثلثین کی ساتہہ جمع ہوتا ہے
مثلاً شوہر اور دو بیٹیان اور ثلث کی ساتہہ جمع ہوتا ہی مثلاً
زوجہ اور دو کلالۃ الام اور سدس کی ساتہہ جمع ہوتا ہی مثلاً
زوجہ اور ایک کلالۃ الام اور ربع ثمن کی ساتہہ جمع نہین ہوتا اور
ثمن جمع ہوتا ہی دو ثلث کی ساتہہ مثلاً زوجہ اور دو بیٹیان
اور سدس کی ساتہہ مثلاً زوجہ اور ماں جبکہ اولاد میت کی ہو
اور ثلث کی ساتہہ جمع نہین ہوتا اور ثلث سدس کے ساتہہ فرضاً

۱۰ یعنی جبکہ ماں ہو اور اخوہ یعنی بھائی یا علاتی بھائی بھی ہوں اور باپ بھی میت کا ہو جو ہو تو ماں کو سدس ملیگا اور ثلث نہ ملیگا جیسا کہ تفصیل اسکی باب ... میں بیان ہوئی ۱۲

جمع نہین ہوتا اگرچہ استحباباً جمع ہوجائی مثلاً ابوین کے ساتھہ
جد وجدہ پائی جاوین چنانچہ آئندہ بیان ہوگا اب دو باتونکا جاننا
ضرور ہے **اول** ہمارے مذہب مین میراث بالتعصیب نہین ہوتی
یعنی عصبہ کو میراث نہین ملتی اور سنیونکا مذہب ہی کہ وہ عصبہ یعنی اور
اہل قرابت کو مانند بھتیجی اور بھانجی اور بھائی وغیرہ کے بعد دینے میراث
ورثہ کی تقسیم کرتے ہین اور ہمارے مذہب مین یہہ ہی کہ جو بعد تقسیم
فریضہ کے باقی رہتا ہے وہ اونہین وارثونپر تقسیم کردیتے ہین پس اگر
کوئی وارث ایسا ہو کہ اوسکا فریضہ نہو اور وارث ہوسکتا ہو تو
بعد ادای فریضہ اور ورثہ کے وہ باقی مال سب اوسی کو دینگے مثل ابوین
اور زوج یا زوجہ کے مان کا فریضہ ثلث ہی اگر اخوہ حاجب نہون
اور زوج یا زوجہ کا حصہ اعلی دینگے اور باقی سب باپ کو ملیگا اور اگر
اخوہ حاجب ہین تو مان کو سدس اور زوج کو نصف اور باقی باپکو
اور اگر وارث بعید ہے تو میراث نہ پائیگا بلکہ فاضل رد کیا جائیگا
دوسرا امر یہہ ہی کہ عول ہماری مذہب مین باطل ہی اسلیے
کہ محال ہی کہ حقتعالی وہ حصے مقرر کرے جو اوس مال مین نہو سکتے ہون

اور سب ناقص ہون اور یہی مراد ہے عول سے کہ سب وارثون پر
نقصان وارد ہو یہہ مذہب سنیون کا ہے اور بنا بر مذہب شیعہ نقصان
نہوگا مگر بنت پر یا بنتین پر یا اوسپر جو متقرب بالابوین یا بالاب ہو
یعنی اخت یا اخوات پر سوای متقرب بالام کی اور عول نہین ہوتا ہے
مگر زوج یا زوجہ کی مزاحمت سے مثال اوسکی یہہ ہے کہ ابوین ہون اور
بنت اور زوج ہو اگر زوج نہوتا تو فریضہ چہہ سے ہوتا دو سدس ابوینکو
اور نصف یعنی تین سہم بنت کو ملتے اور ایک انہین دونوں پر رد
ہوجاتا اب زوجکی آنے سے مان باپکی سہم مین نقصان نہوگا اور شوہر بہی اپنا حصہ یعنی
ربع بی نقصان کی پاویگا اور بنت پر نقصان ہوگا یعنی فریضہ بارہ سے ہوگا دو سدس یعنی دو دو
سہم ابوین کو ملینگے اور ربع یعنی تین سہم شوہر کو ملینگے اور پانچ سہم
دختر کو ملینگے اب دختر کا حصہ نصف سے کم ہوگیا کہ نصف بارہ کا چہہ ہے
اور اوسکو پانچ ملتی ہین

مقصد اول در بیان میراث اصحاب

صاحبان نسب کے تین مرتبہ ہین **مرتبہ اولی** ابوین اور اولاد
اگرچہ پست ہون اگر باپ تنہا ہو تو سب مال اوسکو ملیگا اور اگر مان تنہا
ہو تو سب مال اوسکو پہونچیگا ثلث فرضا اور باقی ردا اور دونون ہین

مقصد اول در بیان میراث اصحاب نسب

بیان میراث طبقۂ اولی

ثلث ماںکو اور باقی باپ کو پہونچیگا اگر حاجب نہوں ورنہ سدس
ملیگا اور باقی باپ کو اور اخوہ کو کچھہ نہ پہونچیگا اگر بیٹا تنہا ہو تو
مال اوسکو ملیگا اور کئی بیٹے ہوں تو سبکو برابر ملیگا اور دختر تنہا
ہو تو نصف فرضاً اور باقی ردًا پائیگی اور کئی بیٹیاں ہوں تو
دو ثلث فرضاً اور باقی ردًا ملیگا اور ذکور و اناث مجتمع ہوں تو حصہ
مرد کو دونا عورت سے ملیگا اور اگر ابوین یا احدہما اولاد کے ساتھ
پائے جائیں تو ہر ایک کو ابوین سے سدس اور باقی اولاد کو بطور سابق
ملیگا اور زوج یا زوجہ بھی ہو تو اونکو حصہ ادنی اور ابوین کو دو سدس
اور باقی اولاد کو ملیگا اور ابوین کے ساتھہ ایک دختر ہو تو اون دونوں کو دو
سدس اور بنت کو نصف اور باقی رد ہوگا بسبب اخماساً اگر حاجب
ماں کے نہوں ورنہ ارباعاً اور اگر زوج ہو تو اوسکو بھی ربع ملیگا اور
نقصان بنت پر ہوگا اور اگر زوجہ ہو تو ثمن اوسکو ملیگا اور باقی
بنت اور ابوین پر رد ہوگا اخماساً یا ارباعاً اور اگر دو بیٹیاں یا زیادہ
ہوں تو ابوین کو دو سدس اور بیٹیوں کو دو ثلث ملینگی اور اگر زوج
یا زوجہ انکے ساتھہ پائے جائیں تو ہر ایک کو اوسکا فریضہ ملیگا لیکن

بیٹونکو

بیٹیون کی حصہ بین نقصان ہوجاویگا اور آبوین کی ساتھہ زوج
تو نصف اوسکو اور ثلث مانکا مع عدم الحاجب اور سدس مع الحاجب
اور باقی باپ کو اور اگر زوجہ ہو تو ربع اوسکو اور ثلث مانکو اوسطرح
اور باقی باپ کو ملیگا تنبیہ اولاد الاولاد قائم مقام اپنی آبایا
امھات کی ہوتی ہی اور انمین اقرب مانع ابعد کا ہی پس پوتا مانع
اجداد واخوۃ اور اعمام واخوال کا ہی اور پروتا ہی پوتی ہوتی
حصہ نہ پاوی گا اور ہر ایک کو اپنی باپ یا مانکا حصہ ملیگا پس نواسا
اپنی مان کا یعنی بنت کا حصہ پائیگا مرد ہو یا عورت اور وہ حصہ نصف
ہی اگر تنہا ہو یا ابوین کی ساتھہ ہو اور اوسپر رد ہوگی مثل بنت کی
اور پوتا اپنی باپ کا حصہ پائیگا اگر تنہا ہی سب مال لیگا اور ابوین یا زوج
یا زوجہ کی ساتھہ اونکی فریضو نسے جو باقی رہیگا وہ پائیگا اور اگر پوتے
اور نواسی ہون تو پوتونکو دو ثلث اور نواسون کو ایک ثلث
ملیگا اور زوج یا زوجہ بہی ہون تو حصہ ادنی اونکو ملیگا اور باقی
دو ثلث اولاد ابن کے اور ایک ثلث اولاد بنت کا ہوگا اور
نواسو نمین مرد کو دونا عورت کا ملیگا جیسے پوتو نمین ہوتا ہے

اور بعضی قہستانی کہا ہی کہ تقسیم نواسون مین برابر ہوگی لیکن یہہ مذہب
متروک ہی اور ولد اکبر کو حبوہ ملیگا اوس سے یہہ حکم خاص ہی مراد
حبوہ سی ثیاب بدن میت اور انگشتر اور سیف و مصحف ہی اور اوسکی ذمہ
قضا روزہ و نماز پدر کی ہی اور شرط حبوہ یہہ ہی کہ مجنون اور فاسد بالمذہب
نہو بنا بر مشہور کی اور میت نی اوسکی سوا کوئی اور مال چہوڑا ہو
ورنہ حبوہ نہوگا اور ولد اکبر عورت ہو تو بہی حبوہ اوسکو نہوگا بلکہ
لڑکوں سے ولد اکبر کو ملیگا اور جد و جدہ کو ابوین کی ساتھہ میراث نہین
ملتی لیکن اونکو مستحب ہی کہ طعمہ دین یعنی جد و جدہ کو سدس اصل سے
جب اونکا حصہ سدس سی زیادہ ہو پس ماں اپنی جد و جدہ کو اور باپ
اپنی جد و جدہ کو طعمہ دے اگر ابوین کو زیادہ سدس سی ملا ہو فقط

مرتبہ ثانیہ اور اسمین دو صنف ہین اول اخوۃ دوم اجداد
اور اس مرتبہ مین اقرب ایک صنف کا مانع ابعد صنف آخر کا نہین
ہوتا لیکن اقرب ایک صنف کا مانع ابعد کو اوس صنف کی ہی جب
برادر یعنی تنہا ہو سب مال پائیگا اور بہائیونکی ساتھہ علی السویہ اور
بہنون کی ساتھہ دو گنا اونسی پائیگا اور اگر خواہر یعنی تنہا ہو تو نصف

فرضاً اور نصف ردّاً اور دو یا زیادہ ہون تو دو ثلث فرضاً
اور باقی ردّاً اور عینی کی ساتھہ علاتی کو نہ ملیگا اور نبی اونکی ملیگا
اوس تفصیل سی جو بیان ہوئی اور اخیافی ایک ہو تو اوسکو سدس فرضاً
اور باقی ردّاً ملیگا اور متعدد ہون کو ثلث فرضاً باقی ردّاً برابر ملیگا مرد
یا عورت اور اگر کئی طرحکی بہائی مجتمع ہون تو کلالۃ الام کو اگر واحد ہے
تو سدس اور متعدد ہی تو ثلث ملیگا اور باقی متقرب بالابوین کو
اوس تفصیل سی جو مذکور ہوئی اور جد اگر تنہا ہو تو سب مال اوسکو ملیگا
پدری ہو یا مادری اسیطرح جدہ اور اگر اجداد اب و ام مجتمع ہون تو متقرب
بالام کو ثلث بالتسویہ ملیگا اور متقرب بالاب کو دو ثلث مرد کو دو گنا
عورت سی اور اگر اخوۃ اخیافی کی ساتھہ جد و جدہ مادری مجتمع ہون
وہ مساوی حصہ پائینگی ایک ثلث مین اور اگر جد و جدہ پدری
اخوۃ عینی یا علاتی کی ساتھہ مجتمع ہون تو جد کو مثل اخ کی دوہرا
اور جدہ کو مثل اخت کی اکہرا اور کلالۃ الام ہی اپنا حصہ پاوےگا اور
زوج یا زوجہ کو حصہ اعلی ملیگا اخوۃ کی ساتھہ متفق ہون یا مختلف اور
اگر مشارکت زوج یا زوجہ سی نقصان ہو تو متقرب بالابوین ہوگا

جیسی زوج اور ایک کلالۃ الام اور اخت عینی اور اگر فاضل ہو مثل
ایک کلالۃ الام اور اخت عینی کی تو اخت عینی پر خاصۃً رد ہوگی اور
ایسی صورت مین اخت علاتی پر خاصۃً رد ہونیمین اختلاف ہی
بعضون نی کہا ہی کہ اوسی پر رد ہوگی اسلیٔ کہ اوسپر نقصان
بہی واقع ہوتا ہے اور حدیث مین بہی وارد ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ
رد کلالۃ الام اور کلالۃ الاب دونون پر ہوگی بسبب تساوی درجہ کے
ارباعاً یا اخماساً اور یہہ مذہب اولی ہی اور برادر اخیافی اگر ابن اخ
عینی کی ساتہہ مجتمع ہو تو اخیافی کو میراث ملیگی کہ وہ اقرب ہے
اور ابن شاذان رحمۃ اللہ نے فرمایا ہے کہ سدس اوسکو اور باقی
برادر زادۂ عینی کو ملیگا اور یہہ مذہب ضعیف ہی مسئلہ اجداد ثمانیہ
اگر مجتمع ہون یعنی دادا دادی اور نانا نانی باپ کے اور یہی چارون
مان کیجانب ہی تو اجداد ام کو ثلث ملیگا اور چار حصہ برابر ہونگے
اور اجداد اب کو دو ثلث پہر اوسکی تین ثلث کرینگے دو ثلث دادا
دادی کو باپ کے دینگے مرد کو دوگنا عورت کا اور ایک ثلث نانا
نانا نانیکو وہ بہی مرد کو دوگنا عورت کا یہہ تقسیم بنا بر شیخ کی ہے

پس

پس اصل فریضہ تین ہے وہ منکسر فریقین پر ہی اور عدد سہام
اجداد اب کا نو ہی اور عدد اجداد ام کا چار اور نو اور چار مین تباین
ہی پس چار کو نو مین ضرب دیا چھتیس ہوی اوسکو تین مین جو اصل فریضہ
ہی ضرب دیا ایکسو آٹھہ ہوی چھتیس اجداد ام کو دینگی نو نو ہر شخص کو
ملینگے اور بہتر اجداد اب کو اونمین سی اڑتالیس دادا دادی کو باینگے
ملینگے بتیس دادا کو اور سولہ دادی کو اور چوبیس نانا نانی کو باینگے
ملینگے سولہ نانا کو اور آٹھہ نانی کو

خاتمہ

اولاد اخوہ و اخوات اپنی آبا و امہات کی قائم مقام ہوتی ہے جب وہ نہون اور ہر شخص
اپنی مورث کی میراث پاتا ہی پس اولاد اخت واحدہ کو نصف
مال ملیگا جو نصیب اونکی ماں کا ہے اور اولاد اختین کو ثلثین ملینگے
اور جو مال بچ رہی وہ بہی اولاد اخت یا اختین پر رد ہوگا اسیطرح
اگر مشارکت زوج یا زوجہ سی نقصان واقع ہو تو بہی اولاد اخت یا
اختین پر ہوگا اور اولاد اخ اعیانی باپ کے قائم مقام ہوگی اور اگر اولاد
کلالۃ الابوین نہون تو اولاد کلالۃ الاب کے اونکی قائم مقام ہو جاویگی
اور اولاد برادر اخیافی کو سدس ملیگا اور دو برادر اخیافی کی اولاد کو

ثلث اور تقسیم جسطرح اخوۃ یا اخوات مین بیان ہوئی اوسیطرح
اونکی اولاد مین ہی اور اگر کئی قسم کی بہائیون کی اولاد مجتمع ہو تو اولاد
کلالۃ الام کو ثلث اور اولاد کلالۃ الابوین کو دو ثلث اور کلالۃ الاب ساقط
ہو جائیگا اور اگر زوج یا زوجہ مجتمع ہون تو اونکو حصہ اعلی ملیگا اور متقرب
بالام کو ثلث اصل اگر اولاد متعدد کی ہو اور سدس اگر اولاد واحد کی
ہو اور باقی اولاد کلالۃ الابوین کو اور وہ نہون تو اولاد کلالۃ الاب کو
ملیگا اور خاص کلالۃ الاب کے اولاد پر رد ہو نہین جبکہ اولاد کلالۃ الام
بہی پائی جائے تردد ہی جیسا کہ سابق مین مذکور ہوا اور اگر اجداد
ساتھ ہون تو اونکو بہی حصہ ملیگا جیسا بیان ہو چکا ہی مرتبہ ثالثہ
اوسکی بہی دو صنفین ہین اول اعمام دوم اخوال لیکن یہہ دونون صنف
حکم صنف واحد مین ہین پس آپس مین ایک صنف کا مانع ابعد صنف آخر کا ہوگا
پس عم اگر تنہا ہو سب مال پاتا ہی اور اعمام کی ساتھ علی التسویہ تقسیم ہو جائے
ہی اور یہی حکم عمہ کا ہی اور اگر اعمام و عمات مجتمع ہون تو مرد کو دو گنا
عورتکا ملتا ہی اور اگر کئی قسم کے اعمام ہون تو عم مادری واحد کو سدس
اور متعدد کو ثلث ملتا ہی وسمین مرد و عورت برابر ہین اور باقی اعمام

بیان مرتبہ ثالثہ

ذکر اعمام و اخوال

للابوین کو ملتا ہی للذکر مثل حظ الانثیین اور اعمام للاب کو نہ ملیگا اور
اگر اعمام للابوین نہ ہون تو عم پدری میراث پایگا مثل عم پدری و مادری کے
اور ابن عم ساتھہ عم کی میراث نہ پایگا اور نہ کوئی ابعد اقرب کے ساتھہ میراث
پایگا مگر ایک مسئلہ واحدہ اجماعیہ مین وہ یہہ ہے کہ ابن عم للابوین ہو ساتھہ
عم للاب کے پس ابن عم میراث پایگا جب تک یہی صورت ہی اور
اگر کچھہ بھی صورت بدل جائی تو یہہ حکم ساقط ہو جاویگا مثلاً خال
بھی پایا جاوی تو ابن عم محروم میراث سی ہوگا اور اگر خال تنہا ہو
یا خالہ تو میراث اوسیکو ملیگی اور اگر مجتمع ہون تو مرد و عورت برابر ہونگی
اور اگر کئی قسم کے ہون تو متقرب بالام کو سدس وحدت مین اور ثلث
تعدد مین ملیگا مرد و عورت برابر ہونگے اور باقی متقرب بالابوین کو
ملیگا علی السویہ بنا بر مذہب مشہور اور متقرب بالاب ساقط ہوگا مگر جبکہ
متقرب بالابوین نہون اور اگر اعمام و اخوال مجتمع ہون تو اخوال کو ثلث
اگرچہ واحد ہو ملیگا مرد ہو یا عورت اور اعمام کو دو ثلث اگرچہ ایک ہو
مرد ہو یا عورت اور اگر اخوال کئی قسم کے ہون تو اونکی حصی یعنی ثلث کی تین
ثلث کرینگی اونمین بھی متقرب بالام کو سدس وحدت مین اور ثلث تعدد مین

[illegible]

ملیگا بالتسویہ اور دو ثلث متقرب بالابوین کو ملینگے اور باقی یعنی دو
ثلث اصل اعمام کو بہ تفصیل سابق ملینگی اور اگر عم و عمہ اور خال و خالہ باپ کے
اور یہی چارون ماں کی جانب سے ہون تو شیخ ابو جعفر طوسی رہ نی
کتاب نہایہ مین فرمایا ہی کہ متقرب بالام کو ثلث ملیگا علی التسویہ
اور متقرب بالاب کو دو ثلث پہر اوسکی تین ثلث ہونگی ایک خال و
خالہ پدری کو علی التسویہ اور دو ثلث عم و عمہ اب کو مرد کو دو گنا عورت کا
پس ان دو ثلث کی بہی تین ثلث ہوئی دو مرد کو اور ایک عورت کو
ملیگا اور اصل فریضہ سو تین مین سے ایک اقربا مادر کو اور دو اقربا پدر کو
یہہ دو نو منکسر فریقین پر ہین اور عدد سہام اقربا مادر چار ہین اور
عدد سہام اقربا پدر نو ۹ ہین اور ان دونون مین تباین ہے
پس نو کو چار مین ضرب دیا چہتیس ۳۶ حاصل ہوئی اور حاصل کو
تین مین ضرب دیا ایکسو آٹہہ ۱۰۸ ہوئی اون مین سی چہتیس ۳۶ اقربا مادر کو
دینگی تو تقسیم پاینگی اور بہتر ۷۲ اقربا پدر کو اسطرح کہ چوبیس ۲۴ خال و
خالہ پدری کو دینگی بارہ بارہ ۱۲ برابر تقسیم ہونگی اور اڑتالیس ۴۸ عم و
عمہ پدری کو اون مین سی ایک ثلث یعنی سولہ ۱۶ عمہ کو اور دو ثلث

یعنی

یعنی ہمیشہ عم کو پہونچینگے اب جاننا چاہیے کہ اعمام وعمات اور
اخوال وخالات میت اور اولاد اونکی اگرچہ پست ہون اولی ہین
اعمام واخوال اب یا ام ہی بلکہ یہہ لوگ اوسوقت میراث پانینگی جب
اعمام یا اخوال میت نہون اور اسیطرح ہر بطن مین اقرب اولی ہے
ابعد سے اور اولاد اعمام متفرقین کی اپنی آبا کی میراث پاتی ہی پس اولاد
اعمام مادریکو وحدت مین سدس اور تعدد مین ثلث ملیگا اور باقی
ابناء عم للابوین کو علی ہذا القیاس اخوال مین اور زوج یا زوجہ کا حصہ
اعمام واخوال کی ساتھہ اعلی ملیگا اور اولاد خولہ کا حکم انکی ساتھہ وہ ہے
جو حکم اخوال کا ہی پس زوجہ کو بنی اخوال وبنی اعمام کی ساتھہ حصہ زوجیت
ملیگا اور اولاد اخوال کو ثلث اصل اور باقی بنی اعمام کو

مقصد ثانی

دربیان میراث بسبب واحکام ازواج

زوجہ جبتک حبالہ شوہر مین
ہی وارث ہوتی ہے اور اسیطرح شوہر اگرچہ ہم بستری نہوی ہو
اور اگر مطلقہ رجعیہ ہو تو اوسمین توارث ہوگا اگر کوئی اونمین سے اثنای
عدہ مین مرجاوی کہ وہ حکم زوجہ مین ہی اور مطلقہ بطلاق باین میراث
نہین پاتی اور نہ اوسکی متروکہ سے شوہر کو میراث ملتی ہی اسیطرح وہ

۴ فائدہ اولاد خود ... اولاد ... یعنی اولاد ... ۱۲

مقصد دوم در بیان احکام ازواج

عورت جسکو تین بار طلاق دیا ہو اور وہ عورت جسکو شوہر
طلاق دیا ہو اور دخول نہ کیا ہو اور وہ عورت جو سن یاس کو
پہونچی ہو اور وہ عورت جس سی خلع اور مباراۃ واقع ہوئی ہو اور
اسیطرح جو عورت عدہ وطی شبہہ یا عدہ فسخ نکاح مین ہو اور زوجہ کو
اولاد ربع حصہ ملیگا اور ساتھہ اولاد کے ثمن ایک ہو یا زیادہ سب اوسکے
ثمن ہین یا ربع مین شریک ہونگی اور صغیرہ کا نکاح اگر باجازت ولی
تو میراث پائیگی مال زوج سی اور زوج اوس سے اور اگر زوجہ ذات الولد
تو ترکہ شوہر سی ہر چیز مین حصہ اوسکو ملیگا اور غیر ذات الولد زمین
میراث نہ پائیگی اور قیمت آلات وابنیہ کی اوسکو ملیگی نہ عین اونکی
اور بعضی علمانی لکھا ہی کہ کسی چیز سے محروم نہوگی سوای گھر ونکے اور
سکنونکی اور سید مرتضیٰ علیہ الرحمہ نی فرمایا ہی کہ زمین کی قیمت کرکے
اوس قیمت سی حصہ اوسکو دیا جائیگا اور قول اول اظہر ہی اور مریض کے
نکاح مین شرط ہی موقعت پس اگر مرض مین مرجاوی اور ہم بستر نہوا ہو
تو عقد باطل ہوگا اور مہر اور میراث دونو نہونگی چنانچہ روایت
وارد ہی مقصد سوم در بیان احکام میراث باولاد اوسکی تین قسم ہین

مقصد سوم در بیان احکام میراث بالولا

قسم اوّل ولاءِ عتق ہی جو آقا اپنی غلام کو آزاد کری پہر وہ آزاد
مرجائی تو منعم یعنی آقا اوسکا وارث ہوتا ہی بچند شرط **اوّل** یہہ کہ تبرعاً
آزاد کیا ہو یعنی کسی کفارہ مین آزاد نہوا ہو **دوم** یہہ کہ اوسکی ضمان جریرہ
سی آقا نی برارت نہ کی ہو **سیوم** یہہ کہ آزاد کا کوئی وارث نسبی نہو اور
اگر آقا اپنی غلام کی تنکیل کری یعنی اوسکی ناک کان کاٹ ڈالی مثلاً تو
اوسکی مال مین میراث نہوگی اور وارث نسبی کی ساتہہ میراث نہ ملیگی
لیکن زوج یا زوجہ ہو تو بعد سہم زوجیت باقی آقا کو ملیگا یا جو اوسکا قائم
مقام ہو اور بعد اجتماع شرط منعم کو اوسکی میراث ملیگی اور اگر کئی اوسکی آقا ہون تو
سب میراث مین شریک ہونگی مرد ہون یا عورت اور اگر آقا نہو تو اوسکے
میراث مین اختلاف ہی بعضی علمانی فرمایا ہی کہ اوسکی اولاد ذکور و اناث
میراث پائیگی اور یہہ مذہب ابن بابویہ علیہ الرحمۃ کا ہی اور شیخ ابو جعفر
طوسی نی بہی کتاب خلاف مین یہی حکم دیا ہے اگر آقا مرد ہی اور اگر عورت
ہی تو اوسکی اہل قرابت کو میراث ملیگی نہ اولاد کو اور شیخ مفید رہ نی کہا ہے
کہ میراث ذکور کو ملیگی نہ اناث کو اور اگر اولاد ذکور نہو تو اوسکی اہل قرابت کو
اور شیخ نی نہایہ مین فرمایا ہی کہ اگر منعم مرد ہی تو ولا اولاد ذکور کو ملیگی نہ اناث کو

اور اگر عورت ہی تو اوسکی اہل قرابت کو اور اس قول پر روایات صحیحہ دلالت
کرتی ہین اور میراث ولا مین ابوین اور اولاد تنہا وارث ہونگی بغیر اور
اقربا کی اور اولاد اولاد اولاد قائم مقام اپنی آباؤ امہات کی ہوگی مثل
میراث نسب کے اور بعد طبقہ اولی کی طبقہ ثانیہ یعنی اخوہ و اجداد وارث
ہونگی اور انوثات کی میراث مین تردد ہی لیکن اظہر میراث ہی کہ ولا مثل
نسب کے ہی اور بعد طبقہ ثانیہ کی اعمام و عمات اور اولاد انکی وارث
ہونگی اور اقرب ابعد پر مقدم ہوویگا اور برادران و خواہران مادری
اور اخوال و خالات اور نانا نانی وارث ولا کی نہین ہوسکتی اور اگر منعم
کی قرابت مین کوئی نہو تو آقا کا آقا میراث پاویگا اور وہ نہو تو آقا
آقا کی اقربا پدری میراث پائنگی نہ مادری اور آقا کی مال مین میراث
آزاد کو نہ ملیگی اور کوئی وارث آقا کا نہو تو اوسکی میراث امام کو ملیگی
اور ولا عتق کی بیع و ہبہ نہین ہوسکتی **قسم دویم** ولا ضمان
جریرہ جو شخص کسی کا ولی ہو اور ضامن اوسکی خطا و جریرہ کا ہو تو یہہ
صحیح ہی اور اسکی سبب سے یہہ میراث حاصل ہوتی ہے لیکن ضامن کے
اولاد و اقربا کو یہہ ولایت نہین حاصل ہوتی اور ضامن نہین ہوسکتا

گا

مگر اوسکا جسپر کسیکی ولا نہووے یا اوسکا جسکا کوئی ہرگز وارث نہین اور جب کوئی
وارث نسبی ہی نہوگا اور معتق ہی نہوگا تب ضامن جریرہ کو میراث ملیگی اور زوج یا زوجہ کو
حصہ اعلی ملیگا اور جب ضامن نہووے تو امام اوسکا وارث ہوگا اور یہہ قسم سیوم ولاکی ہے پس اگر امام موجود
ہو تو مال اوسکا ہی جو چاہی وہ اوس مال کو کری اور جناب امیر المؤمنین
علیہ السلام اوس مال کو فقراء بلد و ضعفاء ہمسایہ کو تبرعاً دیتی تہی اور
اگر امام غائب ہے تو فقراء و مساکین کو تقسیم کیا جائیگا اور غیر سلطان
حق کو نہ دیا جائیگا مگر بخوف تغلب **لواحق** مین چار فصلین ہین

احکام میراث ولد ملاعنہ و ولد الزنا

اول در بیان میراث ولد ملاعنہ و ولد الزنا ولد ملاعنہ کی وارث
اوسکی اولاد اور اوسکی مان ہین مان کو سدس اور باقی اولاد کو پہونچیگا
مرد کو دو حصے اور عورت کو ایک اور اگر اولاد نہو تو مان کو ثلث فرضاً
اور باقی رداً پہونچیگا بنابر مشہور کی اور باپ کو اوسکی متروکہ سی
کچہہ نہ ملیگا اور نہ اقرباء پدری کو اور نہ اوسکو باپ کی متروکہ سے
میراث ملیگی اور اقرباء مادری اوسکی وارث ہونگی اور زوج و زوجہ
اپنا اپنا حصہ اعلی یا ادنی پاوینگی اور تقسیم اوسکی متروکہ کی مثل تفصیل
سابق کی ہوگی اور اگر باپ اوسکا بعد انکار کی اقرار ولدیت کا کرے

تو ولد ملاعنه اوسکی مال سی میراث پاویگا لیکن باپ کو میراث نه ملیگی
اسلئی که اوسکی طرف سی نسب شرعًا منقطع ہوگیا اور میراث ولد ملاعنه بسبب
اقرار کی ہی اور صورت اقرار مین اقربا پدری کا ولد ملاعنه وارث
نہوگا بنابر اظہر کی اور ولد الزنا کی مال سی مان باپ یا انکی رشتہ دار
کوئی میراث نه پاوینگی اور نه وه اون لوگون سے میراث پائیگا اور
زوج یا زوجه اوسکی مال سی حصه اعلی یا ادنی پاینگی اور اولاد اوسکی وارث
ہوگی بتفصیل سابق اور اولاد نہو تو امام وارث ہوگا فصل دوم

بیان میراث خنثی

دربیان میراث خنثی جس شخص مین علامات مرد و عورت دونونکی ہون
تو میراث مین اعتبار اوس علامت کا کرینگی جس سی پیشاب آتا ہو اگر
دونو سے آتا ہو تو جس سی پہلی آوی اوسکا اعتبار ہوگا اور اگر دونو سے
برابر آوی تو جس سی اخیر مین منقطع ہو اوسکا اعتبار کیا جاویگا بنابر
مذہب اکثر فقہا اور اگر دونون علامتون سے برابر پیشاب آتا ہو اور برابر موقوف
ہوتا ہو تو اوسمین علمانی اختلاف کیا ہی شیخ ابو جعفر طوسی نی کتاب خلاف
مین فرمایا ہی که قرعه ڈالا جائیگا اور اوسپر عمل کیا جائیگا اور آنجناب نی مبسوط
مین فرمایا ہی که نصف میراث مرد اور نصف میراث زن اسکو دینگی

اور بہ

اور یہہ مذہب مختار صاحب شرائع ہی اور بعض روایت کو بہی دلالت ہی
اور مشہور درمیان علماء امامیہ بہی ہی اور جناب شیخ مفید رہ اور سید
مرتضی علم الہدی نی فرمایا ہی کہ اوسکی اضلاع کا شمار کیا جاویگا اگر دونو
پہلو برابر ہین تو وہ عورت ہی اور اگر مختلف ہین تو وہ مرد ہی بہرحال
خنثی اگر تنہا ہی تو سب مال پاویگا اور اگر متعدد ہی تو یا قرعہ کیا جاویگا
بنابر قول اول کی یا اضلاع کا شمار ہوگا بنابر قول سوم کی پس اگر
سب مرد ہون یا سب عورات تو مال علی السویہ تقسیم ہوگا اور اختلاف
ہی تو مرد کو دو حصے اور عورت کو ایک حصہ ملیگا اور بنابر مختار مصنف کے
سبکو مال برابر ملیگا اگرچہ سو خنثی ہون بسبب تساوی استحقاق کے
اور اگر خنثی کی ساتہہ کوئی مذکر بہی ہو تو بنابر مختار مصنف کے خنثی کو
نصف نصیب مرد اور نصف نصیب زن ملیگا لیکن اوسکی تقسیم کے
دو طریقے ہو سکتی ہین طریق اول جو مختار بعض فقہا کا ہی یہہ ہے کہ
مرد کو چار حصے اور خنثی کو تین حصے ملین گے اور تفصیل اوسکی یہہ ہے کہ درصورت
احتمال انوثیت خنثی اقل عدد جس سی نصف پیدا ہو سکتا ہی دو ہے
اور درصورت احتمال ذکوریت اقل عدد کہ جس سی استخراج نصف ممکن ہو جاتا ہے

پس مجموع حصہ خنثی دونو احتمالونمیں چھہ سہم ہی اور نصف اوسکا تین
سہم خنثی کو دینگی اور مرد کو ہر احتمال مین چار دینگی پس فریضہ ان دونو
شخصونکا بنا بر اس قاعدہ کی سات سہم سی ہوگا اور اگر خنثی کی ساتھ
دختر ہو تو دختر کو دو سہم اور خنثی کو تین سہم ملینگے اوسی تفصیل سی جو بیان
ہوئی طریق دوم جو مختار اکثر محققین کا ہی یہہ ہے کہ فریضہ دوبار
ہوگا ایکبار مرد فرض کیا جائیگا اور ایکبار عورت اور دونو حصونکا نصف
اوسکو ملیگا اور مرد کو بھی دونو فریضونکا نصف ملیگا اور طریقہ اوسکا
یہہ ہی کہ ایک ایسا اقل عدد ڈہونڈہا جائیگا کہ جس سی اوسکا
فریضہ تقسیم ہو سکی پس مخرج ایک فریضہ کا دوسرے مین ضرب کیا جائیگا
تاکہ وہ عدد حاصل ہو پس اس مثال مین ایکبار دونو کو مذکر فرض
کرینگی اور ایسا عدد طلب کرینگی کہ اوسکی لئی نصف ہو اور نصف کا
نصف بھی اور وہ چار ہی اور دوسری بار خنثی کو عورت فرض کرینگی اور
ایسا عدد ڈہونڈہینگی کہ اوسکا ثلث ہو اور ثلث کا نصف ہو وہ
چھہ ہی پس فریضہ اولی احتمال اول مین چار ہی اور فریضہ ثانیہ
احتمال ثانی مین چھہ ہی اور چھہ اور چار مین توافق ہی نصف

ایک کا

ایک کا دوسری مین ضرب کرینگی بارہ حاصل ہونگی پس اگر خنثی مرد
ہی تو نصیب اوسکا چوتھہ ہے اور اگر عورت ہی تو نصیب اوسکا
ثلث ہی یعنی چار پس مجموع نصیبین دس ہوئی اور نصف اوسکا
پانچ ہی پس پانچ اس مثال مین خنثی کو اور سات مرد کو ملینگے
اور اگر خنثی کی ساتھہ انثی ہو تب بہی تقسیم بارہ ہی ہوگی اور خنثی کو
سات اور عورت کو پانچ ملینگی اور اسیطرح تقسیم مین رعایت
کیجاویگی اگر کوئی وارث اور بہی پایا جاوے لیکن اگر زوج یا زوجہ
اونکی ساتھہ پائی جاوین تو پہلی مسئلہ خنثی اور اوسکی شرکا کا نکالا
جائیگا پہر فریضہ کو مخرج نصیب زوجیت یعنی چار یا آٹھہ مین ضرب دینگے
جو حاصل ہوگا وہی فریضہ سب کا ہوگا مثلاً اگر خنثی اور ابن اور بنت
کی ساتھہ زوج پایا جائی تو پہلی مسئلہ اولاد کا صحیح کرینگی اسطرحپر کہ
بنابر احتمال ذکوریت خنثی فریضہ پانچ سہی ہوگا اور بنابر احتمال انوثیت
چار سہی اور چار و پانچ مین تباین ہی حاصل ضرب انکا بیس ہوا اور
چونکہ خنثی کو نصف نصیبین ملنا چاہیے اسلئے بیس کو دو مین ضرب دیا
چالیس ہوئی اب تقسیم مسئلہ خنثی و دیگر اولاد کے صحیح ہو جائیگی

چالیس کو مخرج نصیب زوج مین یعنی چار مین ضرب دینگی ایکسو ساٹھہ حاصل
ہوئی یہی فریضہ ہوگا اسمین سی ربع زوج کا نکل جائیگا یعنے چالیس باقی
رہی تین ربع یعنی ایکسو بیس پس جسکو جسقدر پہلی فریضہ سے پہونچتا تھا وہ
اوسکو تین مین ضرب کر لی لیویگا اسیطرح حکم اور وارثونکا ہے خوجنثی
کی ساتھہ ہون چند مسائل جسکی لئی علامت مرد و عورت کی نہو اوسکو
میراث بقرعہ ملیگی اسطرح کہ ایک سہم پر عبد اللہ اور ایک پر امۃ اللہ
لکہا جائیگا اور بعد دعا کی نکالا جائیگا جو سہم نکلیگا اوسپر عمل کیا جائیگا
اور جسکی دو سر ہون یا دو بدن ہون ایک کمر پر اوسکی صورت یہہ ہوگی
کہ ایک کو بیدار کرینگی اگر اوسکی ساتھہ دوسرا بھی بیدار ہو تو دونو
ایک شمار کئی جائینگی ورنہ دو اور حمل کو میراث ملتی ہے اگر زندہ پیدا ہو
اور اگر ساقط ہو جاوی بر جنابت یا بی جنابت اور زندونکی طرح
حرکت کری تو اوسکو بہی میراث ملیگی اور اگر نصف زندہ ہو اور نصف
مردہ تو وارث ہوگا اور اگر حرکت غیر مستقرہ کری مثل حرکت
مذبوح کی تو اوسکو بہی میراث نملیگی اور بعض روایات مین وارد ہوا
کہ اگر وہ متحرک ہو بحرکت بین تو وارث ورنہ وارث ہو سکتا ہی اور

لئی حصہ باقی رکھا جائیگا اگر زندہ پیدا ہو تو اوسکو ملیگا ورنہ
ورثہ پر منقسم ہوجاویگا اور شیخ نی فرمایا ہی کہ اگر میت کی ایک بیٹا
اور حمل بہی ہو تو بیٹی کو ایک ثلث اور حمل کی دو ثلث رکہین گے
باین احتمال کہ شاید توأمین ہووین اور مفقود الخبر کی مال مین انتظار
اوسکا کیا جائیگا اور مقدار انتظار مین اقوال مختلفہ ہین اور اولی یہ ہے
کہ اوس زمانہ تک انتظار کرین کہ عمر طبعی کو پہونچ جاوی فصل سوم
دربیان میراث غرقی و مہدوم علیہم جو لوگ غرق ہوجاوین یا
اونپر مکان گر پڑی وہ آپس مین ایک دوسری کی وارث ہونگی بچند
شرط اوّل جبکہ اونمین سی کسیکا مال ہو پس اگر مال نہو تو میراث نہین
دویم ایک دوسری کا وارث ہوسکتا ہو پس اگر اونمین قرابت
وراثت نہین یا ایک ہی کی جانب سی میراث ہو مثل دو بھائیون
کی کہ اونمین سی ایک کی اولاد ہو تو یہ حکم ساقط ہوگا سوم تقدم
وتاخر اونکی موت کا معلوم نہو اور موت اونکی بی سبب نہوے پس اگر
موت بی سبب ہوے ئی یا دو نو ساتہہ مرگئی ہون یا تقدم وتاخر ایکا
معلوم ہوگیا ہو تو میراث نہوگی اور اگر اسباب دیگر سی سوائے غرق

بیان میراث غرقی ومہدوم علیہم

وہم کی اشتباہ تقدم وتاخر موت کا حاصل ہو تو ایسی اشتباہ کی
موت کا موجب میراث ہونا مقام تردد ہی لیکن شیخ ابوجعفر طوسی
رحمہ اللہ نی فرمایا ہی کہ ایسمین بہی میراث ہوگی بہرحال جبکہ شرائط
میراث موجود ہون تو بعض کو بعض سی میراث ملیگی لیکن جسکو میراث
دوسری کی مال سی ملکتی ہی اوس مال سی میراث دوسری کو
نہین مل سکتی بنابر مشہور کی اور شیخ مفید رحمہ اللہ نی فرمایا ہی
کہ دوسرا اوس مال کا بہی وارث ہوسکتا ہی اور مذہب اول اصح
ہی اسواسطیکہ فرض ممکن کا ہوتا ہے اور یہہ بحسب عادت ممکن نہین ہی
اسلئی کہ ایسی توریث بعد تقسیم ترکہ مستلزم حیات بعد الموت ہی اور
روایت مین بہی وارد ہوا ہی کہ اگر ایک کی مال ہی تو وہ مال
اوسکا ہوجاویگا جسکے پاس مال نہ تہا اور بنابر قول اوسکا یہہ ہی کہ
پہلی موت اقوی کی فرض کرین یعنی جسکا حصہ میراث مین زیادہ
ہو اور اوسکی مال سی اضعف کو میراث دلاوین یعنی اوس شخص کو
جسکا حصہ کم ہو پہر موت اضعف کی فرض کرین اور اقوی کو میراث
دلاوین اور اس تقدیم کا واجب ہونا مقام تردد ہی اور شیخ نی

فرمایا

فرمایا ہی کہ واجب نہین بلکہ مستحب ہے اور یہہ قول شیخ ہی بہر حال
اگر مثلاً زوج اور زوجہ غرق ہو جاوین تو پہلی موت زوج کی فرض
کرینگی اور زوجہ کو میراث دینگی پہر موت زوجہ کی فرض کرینگی اور زوجکو
میراث دینگی اور باپ اور بیٹا مرجاوی تو پہلی ابن کی موت فرض
کرینگی اور باپ کو میراث دلاوینگی پہر باپ کی موت فرض کرینگی
اور بیٹی کو میراث دلاوینگی پس اگر وراثت انہین مین منحصر ہوگی تو ہر ایک
کی میراث اونکی وارثون کیطرف منتقل ہوگی اور اگر باپ و ابن کے
ساتھہ اور بہی شریک وراثت ہین تو اونکو بہی میراث ملیگی اور اگر
دونو وارث استحقاق مین برابر ہون تو پہر تقدیم کی ضرورت
نہوگی بلکہ ہر ایک کا مال طرف دوسری کی منتقل ہوگا مثلاً دو بہائی غرق ہوگئے
اور اگر وارث اونکا کوئی نہین ہے تو وارث اونکا امام ہوگا اسیطرح
اگر ایک کا وارث ہو تو اوسکا مال امام کو پہونچیگا

فصل چہارم

در بیان میراث مجوس دین مجوس مین نکاح زنان محرمہ سی بہی ہو سکتا
ہی پس اونکا نسب صحیح و فاسد ہو سکتا ہی مراد فاسد سے یہہ ہے
کہ ایسے نکاح سی حاصل ہو جو ہماری مذہب مین حرام ہی نہ اونکے

نزدیک مثلاً مجوسی اپنی مان سی نکاح کرے اور اوس سی لڑکا پیدا ہو
پس نسب ولد بہی فاسد اور سبب زوجیت بہی فاسد ہی اور علمانی اختلاف
کیا ہی میراث مجوس مین بعضی کہتی ہین کہ میراث اوسکی منحصر ہی نسب
صحیح اور سبب صحیح مین پس مثال مذکور مین ولد کو میراث نہ ملیگی اور مانکو
حصہ زوجیت نہ ملیگا اور بعضون نی لکہا ہے کہ نسب صحیح و فاسد سی میراث
پا سکتا ہی اور سبب صحیح سی میراث پائیگا نہ فاسد سی پس مثال مذکور مین ولد
کی لئے میراث ہوگی اور مان کو حصہ زوجیت نہ ملیگا اور بعضون نے
لکہا ہی کہ نسب صحیح و فاسد اور سبب صحیح و فاسد دونو سی میراث پائیگا
پس مثال مذکور مین بیٹی کو بہی میراث ملیگی اور مان کو بہی حصہ زوجیت
پہونچیگا اور زیادہ تفصیل اسکی اس مقام مین ضرور نہین لیکن دو امر کا
جاننا چاہیئے اول مسلمانون مین سبب فاسد سے میراث نہین ہو سکتی ہے
پس اگر کوئی زن محرم سی نکاح کری تو دونون مین توارث نہوگا
دوم مسلمان لوگ نسب صحیح و فاسد سی میراث پاتی ہین اگر
فاسد شبہہ سی حاصل ہوا ہو اسلئی کہ شبہہ بمنزلہ عقد صحیح کی ہی اور
اوس سی الحاق نسب ہو سکتا ہی پس اگر کوئی شخص زن اجنبیہ سے زوجے

وہو کہین

خاتمہ در حساب فرائض

فائدہ اولی در بیان صحیح ومکسور

دہو کی ہین وطی کر لیا ہو اوس سی اولاد ہو تو وہ اولاد واطی سے
ملحق ہوگی **خاتمہ دربیان حساب فرائض** اوسمین ایکمقدمہ اور چند
مقصد ہین مقدمہ مشتمل چند فوائد پر ہے **فائدہ اولی** عدد کے
دو قسمین ہین صحیح اور مکسور صحیح اوسکو کہتی ہین کہ جو مضاف دوسرے
عدد کیطرف نہو جیسے چار پانچ چھہ وعلی ہذا القیاس اور مکسور اوس عدد
کو کہتی ہین جو نسبت دیا جاوی طرف دوسری عدد کے جیسے کہتی ہین کہ
دو نصف ہی چار کا پس دو کو اگر فی نفسہ دیکہین تو وہ عدد صحیح ہی اور
جب اوسکو بہ نسبت چار کی دیکہین تو مکسور ہے اور مکسور کو اصطلاح
اہل حساب مین کسر بہی کہتی ہین اور کسر کی دو قسمین ہین منطق اور
اصم منطق اوس کسر کو کہتی ہین کہ جسکی لئی کوئی نام ہو وہ نو ہین نصف
ثلث ربع خمس سدس سبع ثمن تسع عشر اصم وہ کسر ہی جسکی لئے
کوئی نام مقرر نہو جیسی گیارہ کا ایک جز اس جز کا نام عرب مین
مقرر نہین ہی بلکہ اوسکی تعبیر اسطرح کی جائیگی کہ جزء من احد عشر پس
دو سی دس تک جو کسرین حاصل ہوتی ہین وہ منطق ہین اور دس سے
زیادہ اصم ہین حساب فرائض مین ان دونو کسرونکی حاجت پڑتی ہے

فائدہ ثانیہ نسب اربعہ کا بیان

فائدہ ثانیہ دو عددونکو جب آپسمین لحاظ کرین تو اونکی چار قسمین
ہوتی ہین متماثلان اور متداخلان اور متباینان اور متوافقان
متماثلان اون دو عددونکو کہتی ہین جو ایکطرحکی ہون جیسی دو اور دو
اور تین تین چار اور چار اور علی ہذا القیاس اور متداخلان اون عددونکو
کہتی ہین کہ جو مختلف ہون اور اقل اونکا اکثر کو فنا کردی اور بعض
محققین نی لکھا ہی کہ متداخلین اون عددونکو کہتی ہین کہ اقل نصف
اکثر سی زائد ہو خواہ مساوی نصف سی ہو جیسے پانچ اور دس
اور خواہ کم اوس سی ہو جیسی چار اور بارہ کہ انمین تداخل ہی اور اقل کمتر
نصف اکثر سی ہی لیکن مآل دونو عبارتونکا واحد ہی اسلئی کہ اقل اگرچہ
کم از نصف ہو یا مساوی نصف کے اکثر کو ضرور فنا کردیگا دو بار
مین یا مرات عدیدہ اور متباینان اون عددونکو کہتی ہین کہ جو
مختلف ہون اور اقل اکثر کو فنا نکرسکی اور نہ کوئی عدد ثالث سوای
واحد کی اون دونونکو فنا کرسکی خواہ اقل اونمین سی نصف اکثر سی
زائد ہو جیسی تین اور پانچ کہ اقل تین ہی اور وہ پانچ کی نصف سے
زیادہ ہی خواہ کم از نصف ہو جیسی تین اور سات کہ اقل یعنی تین سات کی

نصف سی کم ہی اور متوافقین اون عددونکو کہتی ہین کہ جو مختلف ہون
اور اقل اکثر کو فنا نکر سکی نہ ایکبار اور نہ کئی بار بلکہ ایک سی زیادہ بچ
رہی لیکن عدد ثالث اون دونونکا مُفنی ہو سوا واحد کی جیسی چار اور
چھہ کہ اسمین چار اقل ہی ور چھہ اکثر بعد اسقاط اقل اکثر مین ایک سی زیادہ
باقی رہتا ہی لیکن عدد ثالث اون دونونکو فنا کر دیتا ہے اور وہ دو ہے
پس ان دونونکو متوافقین کہتی ہین اور عدد ثالث کو عادِ مشترک
نام رکہتی ہین اور اوس کسر کو جو اس عادِ مشترک سی پیدا ہوتی ہے
وِفق کہتی ہین مثلاً مثال سابق مین دو مُفنی ہی چھہ اور چار کا اور
دو مخرج نصف کا ہی پس نصف وفق ہی اور جب یہہ نصف چھہ یا چار
مین لیا جای تو اوسکو جزو وفقی کہتی ہین اور اسی کسر کی نام پر توافق
کا ہی نام رکہا جائیگا پس مثال مذکور مین چونکہ دو مخرج نصف کا ہی
اس توافق کو توافق بالنصف کہین گی اور اگر عادِ مشترک تین ہو
چونکہ تین مخرج ثلث کا ہی تو اوس توافق کا نام توافق بالثلث ہے
وعلی ہذا القیاس خلاصہ کلام یہہ ہے کہ دو نو عدد یا متساوی ہین
تو اونکو متماثلان کہتی ہین اور یا مختلف پس اگر اقل اکثر کو فنا کر دی تو

اونکو متداخلین کہتی ہین اور اگر فنا نکری تو اگر کوئی اور عدد اون دونونکو
فنا کردی سوای واحد کی تو اون دونونکو متوافقین کہتی ہین اور اگر عدد
ثالث غیر واحد اونکا مُفنی نہو تو اون دونو عددونکو متباینین کہتے
ہین اور جس جگہہ اون دونو عددونکی مفنی کئی ہون تو جو اونمین سی
زیادہ ہوگا اوسکا اعتبار کرینگی مثلاً بیس اور تیس ان دونو عددونمین دو
توافق ہی اور انکا عاد دس ہی اور پانچ اور دو چونکہ دس سب سے زیادہ
توافق مین اوسی کا اعتبار کرینگی تاکہ حساب مین طول نہووی اور ایک
معنی توافق کی اور بہی ہین وہ یہہ ہین کہ عدد مفنی عام اس سی ہی کہ
مغائر طرفین کا ہو جیسی چہہ اور چار کا انکا عاد دو ہی یا متحد کسی طرفسے
ہو جیسی چار اور آٹہہ جب آٹہی دوسری چار کو لاکر انسی ساقط کیا تو
ایک عدد فنا ہوگیا اور دوسرے مین زیادہ ایک سی باقی رہا پس اس قسم
متداخل بہی توافق مین داخل ہوگا اور اوسکی بہی ضرورت حساب
فرائض مین ہوتی ہی فائدہ ثالثہ در معرفت طریق استخراج
نسب اربعہ معرفت تماثل کی ظاہر ہے اور تداخل کی جانی کا طریقہ
یہہ ہی کہ اکثر کو اقل پر تقسیم کرین اگر پورا تقسیم ہوجاوی تو اون دونو عددونکو

فائدہ ثالثہ در بیان استخراج نسب اربعہ

متداخلین

متداخلین کہتی ہین دوسرا طریقہ یہہ ہی کہ اقل پر مثل اوسکی زیادہ
کرین ایکبار یا کئی بار پس اگر اقل برابر اکثر کے ہوجاوی تو وہ دونو
متداخلین ہونگی **طریق معرفت تباین** اکثر کو اقل پر تقسیم کرین
اگر ایک بچ رہی تو اونمین تباین ہی اور اگر زیادہ بچی تو اوسکو
مقسوم علیہ قرار دین اور مقسوم علیہ سابق کو مقسوم کہ وہ اکثر ہوگا
اور اسطرح جب بعد تقسیم کی ایک بچی تو اون عددونمین تباین ہوگا
طریق معرفت توافق اکثر کو اقل پر تقسیم کرین اگر بعد تقسیم ایک سے
زیادہ بچی تو اونمین سی جو اقل ہو اوسپر اکثر کو تقسیم کرین یہانتک کہ
کچھہ نہ بچی پس اون عددونمین توافق ہوگا **محصل کلام** اس مقام مین
یہہ ہی کہ جب معرفت نسب مذکورہ کی منظور ہو تو اکثر کو اقل پر تقسیم
کرین اگر پورا انقسیم ہوجاوی تو اونمین تداخل ہی اور اگر بعد تقسیم ایک
باقی رہی تو اونمین تباین ہی اور اگر زیادہ ایک سی باقی رہی تو
پہر اکثر کو اقل پر تقسیم کرین یہانتک کہ کچھہ باقی نرہی پس اونمین توافق
ہوگا اور اگر بہر صورت ایک بچی تو تباین ہوگا **فائدہ رابعہ**
سابق مین معلوم ہوچکا ہی کہ کسور نو ہین اور نام ہی اونکی مذکور ہوچکے ہین

طریق معرفت تباین

طریق معرفت توافق

[illegible]

اب جاننا چاہیے کہ ہر کسر کے لیے ایک مخرج ہوتا ہی اور
مخرج سے اقل عدد ہی جس سے نکلنا اوس کسر کا صحیح ہو مثلاً نصف دو
اور چار اور چھہ علی ہذا القیاس بہت سے عدد و نسے نکل سکتا ہی لیکن
دو سب عدد و نمین کمتر ہی پس یہی مخرج نصف کا ہو گا اور ثلث کا
مخرج تین ہی کہ یہہ اقل ہی اون عدد و کا جنسے ثلث پیدا ہو سکتا
اور ربع کا مخرج چار ہی کہ یہہ بھی اقل عدد ہی اور خمس کا مخرج پانچ
اور سدس کا مخرج چھہ اور سبع کا مخرج سات اور ثمن کا مخرج آٹھ
اور تسع کا نو اور عشر کا دس اب جاننا چاہیے کہ فریضی جو کتاب خدا
مقرر ہوئی ہین چھ سب کسر ہین یعنی سدس اور ثلث اور دو ثلث اور
نصف اور ربع اور ثمن چونکہ ثلث اور ثلثین کا مخرج ایک ہے تو اب مخارج
فروض پانچ ہونگی اور فریضیہ جو حساب فرائض مین معتبر ہوتا ہی
وہ عدد صحیح ہوتا ہی غیر ذو الکسر فائدہ خامسہ طریقہ اخراج مخارج
فروض کا یہہ ہے کہ جب کسی مقام پر کئی فریضے جمع ہون تو ایسا اقل عدد
تلاش کیا جاویگا کہ جس سے یہہ سب فروض نکل سکین اور صورت اوسکی یہ
کہ اون فروض مین نسبت کا لحاظ کرینگے پس اگر نسبت تباین کی

فائدہ ما... طریق اخراج مخارج فروض

تو بعض کو بعض مین ضرب دینگی اور حاصل ضرب فریضہ ہوگا جیسی
اگر کسی جگہہ نصف اور ثلث جمع ہون تو دو کو تین مین ضرب دینگی
اور حاصل ضرب یعنی چھہ فریضہ قرار پائیگا اور اگر اون دونو عددون
مین توافق ہو تو ایک کی وفق کو دوسری عدد مین ضرب دینگی مثال
اوسکی یہہ ہی کہ اگر کسی جگہہ ربع اور سدس جمع ہون تو اصل فریضہ
بارہ ہی ہوگا اسطرح پر کہ چار کو چھہ کی نصف مین یا بالعکس ضرب
دینگی اور اگر اون اعداد مین تماثل ہی تو اونمین سے ایک پر اکتفا کرینگی
مثلاً کسی جگہہ دو سدس جمع ہون تو اصل فریضہ چھہ ہی قرار پائیگا
اسلیئی کہ مخرج ہر سدس کا یہی ہی اور اگر اون عددون مین تداخل ہو
تو اکتفا اکثر پر کرینگی مثلاً نصف اور ربع کسی جگہہ جمع ہون تو
مخرج نصف کا دو ہی اور ربع کا چار اور یہہ زیادہ ہی دو سی پس چار کو
فریضہ قرار دینگی اور علی ہذا القیاس خلاصہ کلام جو مبتدیونکے
لئی نافع تر ہووی یہہ ہے کہ جس جگہہ دو نصف جمع ہون یا ایک نصف
اور مابقی پس فریضہ اوس جگہہ دو سی ہوگا اور جہان فریضہ مشتمل ربع
اور نصف ہو یا ربع اور مابقی پر وہان چار سی ہوگا اور جہان

مثلاً شوہر اور ایک بیٹی ۱۲
مثلاً شوہر اور باپ اور بیٹی ۱۲
مثلاً شوہر اور ایک بیٹی ۱۲
ایک بیٹی یا زوجہ اور ۱۲

مشتمل ہو ثمن اور نصف پر یا ثمن اور باقی پر وہان آٹھ سے ہوگا
اور اگر مشتمل ایک ثلث اور ثلثین پر ہو یا ثلث اور باقی پر وہان
تین سے ہوگا اور اگر مشتمل ہو سدس اور ثلث پر یا سدس اور دو ثلث
یا سدس اور باقی پر سو وہ چھ سے ہوگا اسیطرح اگر نصف ساتھ
ثلث یا دو ثلث اور سدس کی ساتھ یا اون دونوں سے ایک
کی ساتھ پایا جاوی تو وہان بھی فریضہ چھ سے ہوگا اور اگر ربع
ثلث کی ساتھ یا دو ثلث اور سدس کی ساتھ یا ان سے ایک کے
ساتھ پایا جاوی تو فریضہ بارہ سے ہوگا اور اگر ثمن انکی ساتھ ہو یعنی دو
ثلث اور سدس کی ساتھ یا ان سے ایک کے ساتھ پایا جاوی تو فریضہ چوبیس سے ہوگا
اب بیان پر مقدمات بقدر ضرورت تمام ہوئی اور مقاصد
شروع ہوئی ہین مقصد اول در تقسیم فریضہ جاننا چاہیے
کہ فریضہ یا بقدر سہام کے ہی یعنی موافق سہام کی تقسیم ہو جاتا ہے
اور کم و بیش نہین ہوتا ہی اور یا کم سہام سے ہی یعنی سہام زیادہ
ہین اور فریضہ کم ہی اور یا زیادہ سہام سے ہی یعنی بعد تقسیم کی کچھ
بچ رہتا ہی پس یہہ تین قسمین ہین ہر قسم کو ہم ایک فصل مین بیان

کرتی ہین فصل اوّل در بیان قسم اوّل یعنی جبکہ فریضہ بقدر
سہام کی ہو پس اگر وارثون پر بی کسر کی تقسیم ہو جاتی تو اوسین
کوئی بحث نہین ہے جیسی ایک خواہر مادری اور شوہر کہ ہر ایک کا
حصہ نصف ہے پس فریضہ انکا دو ہی ہی اور وہ بی کسر کی تقسیم ہو جاتا
ہی دوسری مثال دو بیٹیان اور مان باپ انکا فریضہ چھہ سے
ہی اور بی کسر منقسم ہو جاتا ہے یعنی چار بیٹیونکو اور دو مان باپ کو
مثال تیسری مان باپ اور زوج یہان بہی فریضہ چھہ سی ہے اور
بی کسر کے منقسم ہو جاتا ہی یعنی شوہر کو تین اور مانکو دو اور باپکو
ایک اور اگر فریضہ منکسر ہو تو اوسکی دو صورتین ہین یعنی انکسار ایک
فریق پر ہی یا زیادہ پر صورت اول مین اگر اونکی نصیب اور عدد
مین تباین ہی تو اونکی عدد کو اصل فریضہ مین ضرب دینگی اور حاصل
ضرب فریضہ اونکا ہوگا مثال اوسکی مان باپ اور پانچ بیٹیان
فریضہ اونکا چھہ سی ہی اور سہمین سی حصہ بیٹیون کا چار ہے اور عدد اونکی
پانچ ہین درمیان چار اور پانچ کی تباین ہی پس اونکی عدد کو یعنی
پانچ کو چھہ مین ضرب دینگی اور حاصل ضرب یعنی تیس ۳۰ فریضہ اونکا ہوگا

اور اگر درمیان نصیب و عدد کی توافق ہی پس وفق کو اونکی عدد کے
اصل فریضہ مین ضرب دینگی اور حاصل ضرب فریضہ اونکا ہوگا مثال
اوسکی ماں باپ او رچھہ بیٹیاں کہ فریضہ انکا چھہ سی ہی حصہ بیٹیونکا چار
اور عدد اونکی چھہ ہین درمیان نصیب و عدد کی توافق بالنصف ہے
پس نصف عدد کو یعنی تین کو اصل فریضہ مین کہ وہ چھہ ہی ضرب دینگی
اور حاصل ضرب یعنی اٹھارہ فریضہ اونکا ہوگا اوسمین سی ماں کو ایک
سدس یعنی تین سہم اور باپ کو دوسرا سدس یعنی تین سہم دینگی اور بارہ
جو باقی رہی اونکو چھہ بیٹیونپر دو دو تقسیم کردینگی تنبیہ واضح ہو کہ
ہمنی نسبت نصیب کو طرف عدد روس کی منحصر تباین و توافق مین
کیا اور اعتبار تماثل و تداخل کا نہین کیا اوسوجہ سی کہ اگر تماثل درمیان
نصیب و عدد روس کی معتبر ہوگا تو نصیب منکسر اوس فریق پر نہوگا
بلکہ برابر تقسیم ہوجائیگا اور اگر تداخل ہوگا یا تو نصیب اکثر ہوگا اور عدد
روس اقل تو بھی انکسار نہوگا کہ اکثر اقل پر علی التسویہ تقسیم ہوجاویگا
اور اگر عدد روس اکثر ہی اور نصیب اقل اور اکتفا اکثر پر کرکے اوسکو
اصل فریضہ مین ضرب دین تو اس صورت مین فریضہ بڑہ جائیگا حالانکہ

مخرج سہام لازم ہی کہ اقل ہو پس ضرور ہوا کہ تداخل راجع طرف
توافق کی ہو پس توافق اسمقام مین بمعنی اعم ہوگا اور تداخل ہی اوسمین
داخل ہوگا فافہم صورت دوم یعنے جبکہ انکسار ایک
فریق سی زیادہ پر واقع ہو پس دیکھنا چاہیے کہ درمیان سہام
ہر فریق کی اور اوسکی عدد کی توافق ہی یا کسی سہام اور عدد مین
توافق نہین ہی یا بعض مین توافق ہی اور بعض مین نہین ہی صورت
اول مین ہر فریق کو طرف جزء وفق کی رد کرینگی اور صورت
ثانیہ مین ہر عدد کو اپنی حالپر رکہین گے اور صورت ثالث مین جو
متوافق ہی اوسکو طرف جزء وفق کی پہیرین گی اور جو نہین ہے
اوسکو اپنی حالپر رکہین کی بعد اس عمل کی دیکہینگے کہ وہ اعداد جو
اب موجود ہین متماثل ہین یا متداخل یا متوافق یا متباین پس اگر
وہ اعداد متماثل ہین تو اونمین سی ایک پر اکتفا کرینگی اور اوسکو
اصل فریضہ مین ضرب دینگی مثال اوسکی تین بہائی عینی اور تین بہائی
اخیافی فریضہ انکا تین ہی اور ہر فریق پر منکسر ہوتا ہی اور عدد
دونو فریق کی متماثل ہین پس ایک فریق کی عدد کو کہ وہ تین ہے

اصل فریضہ مین ضرب دیا اور حاصل ضرب نو ہوئی وہ فریضہ اونکا
ہوگا اونمین سی ایک ثلث یعنی تین برادران اخیافی پر علی السویہ
تقسیم ہوگئی اور دو ثلث یعنی چھہ برادران عینی پر برابر تقسیم ہوجاینگے
اور اگر اعداد متداخل ہون تو جو اونمین سی اکثر ہی اوسکو اصل فریضہ
مین ضرب دینگی مثال اوسکی تین بھائی اخیافی اور چھہ بھائی عینی فریضہ
انکا تین ہوگا اور وہ منکسر فریقین پر ہی اور عدد ایک فریق کا نصف
دوسرے کا ہی یعنی دونو مین تداخل ہی پس چھہ کو ضرب دیا اصل فریضہ
مین کہ وہ تین ہی حاصل ضرب اٹھارہ ہوئی وہی فریضہ اونکا ہوگا
اونمین سی چھہ برادران مادری کو ہر ایک کو دو دو سہم ملینگی اور بارہ
برادران عینی کو ہر ایک کو اونمین سی دو دو سہم پہونچینگی اور اگر
اعداد متوافق ہون تو ایک کے وفق کو دوسرے کی عدد مین ضرب
دینگی اور حاصل ضرب کو اصل فریضہ مین مثلاً چار زوجہ اور چھہ بھائی
عینی اصل فریضہ انکا چار ہی کہ وہ کسی فریق پر منقسم علی الصحۃ نہین
ہوتا اور درمیان چار اور چھہ کی توافق بالتنصف ہے پس ہمنی چار
نصف کو دوسرے کی عدد مین کہ وہ چھہ ہی ضرب دیا حاصل ضرب بارہ

ہوئی

ہوئی پس اوسکو اصل فریضہ مین کہ وہ چار ہی ضرب دیا حاصل ضرب
اڑتالیس ہوئی اس سے تقسیم صحیح ہوگئی پس اڑتالیس کا ربع یعنی بارہ
چارون ازواج کو دینگے ہر ایک کو تین تین اور چھتیس ۳۶ چھہ بہائیونکو دینگی
ہر ایک کو چھہ چھہ اور اگر متبائن ہون تو ایک کو دوسرے مین ضرب
دینگی اور حاصل ضرب کو اصل فریضہ مین مثلاً دو بہائی مادری اور
پانچ پدری حصہ اونکا تین ہی اور وہ سب پر منکسر ہوتا ہی اور
درمیان دونو عددون کی تبائن ہی پس پانچ کو دو مین ضرب دیا
دس ہوئی اور دس کو اصل فریضہ مین کہ وہ تین ہی تیس ۳۰ حاصل ہوئے
پس اس سے تقسیم صحیح ہو جائیگی اسطور پر کہ تیس ۳۰ کا ثلث یعنی دس ۱۰ برادران
مادری کو دینگی اور وہ اونپر علی التسویہ تقسیم ہو جائیگا اور دو ثلث
یعنی بیس ۲۰ برادران پدری پر تقسیم کرینگی ہر ایک کو چار چار سہم پہونچینگے
تتمہ کبھی ایسا ہوتا ہی کہ لحاظ نسبت کا درمیان نصیب و عدد
رؤس کی کافی نہین ہوتا خواہ انکسار فریق واحد پر ہو خواہ زیادہ پر
بلکہ ضرورت طرف ضبط عدد سہام کی واسطی اوس فریق کی جسپر انکسار
واقع ہوا ہی داعی ہوتی ہی اور نکتہ اسمین یہہ ہی کہ جس جگہہ

کسی فریق پر کسر واقع ہوتی ہو اور سہام اونکی مختلف ہون پس لینا
عدد روس کا اس جگہہ مفید نہوگا مثال آ اوسکی والدین اور دو پسر اور
ایک دختر فریضہ اسجگہہ چھہ سہم سی ہی دو سہم والدین کو ملینگی اور چار
اولاد کو ملینگی اور وہ منکسر اونپر ہین اور عدد روس اونکی تین ہین
اور وہ متباین اونکی نصیب سے ہین پس اگر اونکی عدد کو اصل فریضہ
مین ضرب دین تو اٹھارہ حاصل ہونگی اور اوس سے تقسیم صحیح نہوگی
بلکہ اس مثال مین ضرور ہی کہ عدد سہام اولاد کو دیکھین چونکہ تقسیم
اونکی اثلاثا ہی یعنی مرد کو دوہرا اور عورت کو اکہرا پس عدد سہام اونکے
پانچ ہونگی اور پانچکو اصل فریضہ مین کہ چھہ ہی ضرب دینگی تیس حاصل
ہونگی اور اوس سی تقسیم صحیح ہو جاویگی یعنی پانچ پانچ سہم والدین
کو دینگی اور بیس سہم اولاد کو اسطرح کہ آٹھہ آٹھہ سہم ہر دو پسر کو اور
چار سہم دختر کو اور طریقہ استخراج عدد سہام کا یہہ ہی کہ ہر فریق کو
وارث مستقل فرض کرکی اوسکا فریضہ صحیح کرینگی اسیطرح کہتر
له مقامات مین یہہ احتیاج واقع ہوتی ہی پس خیال اسکا محاسب کو
ضرور ہی کہ بدون اسکی عمل صحیح نہوگا فاحفظ

فصل ثانی در بیان

له [illegible]

قسم

قسم ثانی یعنی جبکہ فریضہ کم ہو سہام سی اور فریضہ مین کمی نہین
ہوتی کبہی مگر زوج یا زوجہ کی داخل ہونی سے اور یہی صورت عول کے
ہی چونکہ عول ہماری مذہب مین نہین ہی پس نقصان بنت یا بنات
اور اخت یا اخوات عینی یا علاتی پر وارد ہوگا اور باقی ورثہ اپنا
فریضہ پائینگی چنانچہ سابق مین بیان ہو چکا ہی اور صورت
تقسیم کی یہہ ہی کہ بعد وارد کرنی نقصان کے اوپر بائی پدری پر اگر فریضہ
بصحت تقسیم ہو جائے تو اوسمین کوئی بحث نہین ہی ورنہ جس فریق کا
نصیب منکسر ہوا ہی اوسکی عدد کو اصل فریضہ مین ضرب دینگی اور حاصل
ضرب اونکا فریضہ ہوگا مثال صورت اول کی مان باپ اور
شوہر اور پانچ بیٹیان فریضہ اونکا بارہ ہی زوجکو ربع یعنی
تین اور مانکو سدس یعنی دو اور اسیطرح باپکو بہی دو سہم پہونچینگے
اور نقصان بیٹیو نپر وارد ہوگا یعنی پہلی دو ثلث پہونچتی ہی اور
اب جو تقسیم کرنی سے بچیگا وہ اونکو پہونچیگا یعنی پانچ اور چونکہ عدد
بیٹیونکی بہی پانچ ہین پس یہہ تقسیم پوری ہو جاویگی مثال صورت ثانی کی
ابوین اور زوج اور تین بیٹیان معلوم ہو چکا ہی کہ فریضہ انکا بارہ ہے

اور نصیب بنات کا پانچ ہی وہ انپر منکسر ہے پس انکی عدد کو
کہ وہ تین ہی اصل فریضہ مین ضرب دینگی اور حاصل ضرب چھتیس ۳۶ ہونگے
اوس سے تقسیم صحیح ہو جائیگی اسطرحپر کہ مان باپکو بارہ سہم ملین گے
اور شوہر کو نو سہم ملینگے اور مابقی یعنی پندرہ مین بیٹیونپر علی السویہ
تقسیم ہونگی اور اس مثال مین بہی نقصان بیٹیونپر وارد ہے
اسلیے کہ اونکو دو ثلث ملنا چاہیے شوہر کی شریک ہونے سے
کم ہو گئی فصل ثالث دربیان قسم ثالث یعنی جبکہ فریضہ سہام
سے زیادہ ہو اور بعد تقسیم کی کچھہ بچ رہی پس اس صورت مین رد ہوگے
اوپر اقربای پدر کی اور باپ کی اور مان کی اگر اخوہ نہون اور
زوج اور زوجہ پر رد نہوگی جیسا کہ سابق مین معلوم ہو چکا ہے
اور جس شخص مین دو سبب جمع ہون پس وہ خاص کیا جائیگا ساتھہ
رد کی نسبت ایسی شخص کی کہ جس مین ایک سبب پایا جاتا ہی اور
طریقہ رد کا یہہ ہی کہ جو سہام کہ ذوی الفروض کو ملے مین اوسی
سہام رد مین بہی قرار دی جائینگی مثلا ابوین اور بنت ہو تو فریضہ
اونکا چہہ سی ہوگا تین بیٹی کو ملینگے اور دو مان باپکو اور ایک جو بچے

فصل ثالث رد

اگر ماں کی لئی اخوہ حاجب نہین ہین تو او سکو رد کرینگی اخماساً یعنے
جسطرح سہام ذوی الفروض کی پانچ ہین اسیطرح باقی مین بہی
پانچ سہم کئی جائینگی پس پانچ کو چہہ مین ضرب دینگی کہ وہ اصل فریضہ ہے
پس مسئلہ تیس سی صحیح ہوگا اور اگر اخوہ حاجب ہون تو ماں پر
رد نہوگی بلکہ بنت اور اب پر رد ہوگی ارباعاً اسلئی کہ سہام اون
دونونکی چار ہین پس رد مین بہی چار سہم کئی جائینگی اور چار کو اصل
فریضہ مین ضرب دینگی کہ وہ چہہ ہین چوبیس حاصل ہونگی پس اسپر اور
تقسیم صحیح ہوگی خلاصہ[1] قاعدہ رد کا یہہ ہی کہ مخرج
سہام رد کو اصل فریضہ مین ضرب دینگی اور کلالۃ الام پر رد ہونے مین[2]
اختلاف ہی چنانچہ سابق مین معلوم ہوچکا ہی لیکن مذہب اصح
نزدیک مصنف کی یہہ ہے کہ اوسپر رد ہوگی پس اگر ایک کلالۃ الام
خواہر علاتی کی ساتہہ ہو تو رد اون دونو نپر ہوگی ارباعاً اسطرح
کہ فریضہ اونکا چہہ ہی ایک کلالۃ الام کی لئی اور تین خواہر علاتی
کی لئی اور دو جو باقی رہی اونمین چار سہم کئی جائینگی پس چار کو چہہ مین
ضرب دینگی اور حاصل ضرب سے تقسیم صحیح ہوگی اور اگر دو کلالۃ الام

[1] [illegible]

[2] یعنی جبکہ الام کلالہ خواہر علاتی کے ساتھہ ہو ۱۲

خواہر علاتی کی ساتہہ ہون تو رد اخماسًا ہوگی اصلی کہ فریضہ اونکا
چہہ سی ہوگا تین خواہر علاتی کو اور دو کلالۃ الام کو ایک باقی رہا
اوسکی پانچ حصی کرینگی اور پانچ کو اصل فریضہ مین ضرب دینگی تیس
حاصل ہونگی اوس سی تقسیم صحیح ہو جائیگی مقصد ثانی در مناسخات
مراد اس سی یہہ ہی کہ کوئی شخص مرجائی اور اوسکا ترکہ تقسیم نہو بعد
اوسکی بعضی وارث مرجائین اب یہان دونو فریضونکی تقسیم ایک اصل سے
کرنا چاہیی اور طریقہ اوسکا یہہ ہی کہ مسئلہ میت اول کا صحیح کیا جا. اینگا
اور میت ثانی کا نصیب اوسمین سی قرار دیا جائیگا اسطرح پر کہ جب اوسکو
تقسیم کرین اوسکی وارثون پر تو صحیح ہو بی کسر کی پس اگر ورثہ میت
ثانی کی جو بعد اوسکی باقی رہی ہین وہی ہین کہ جو ورثہ میت اول
کی تہی بی اختلاف تقسیم کی تو تجدید فریضہ کی ضرورت نہو گی مثلاً
تین بہائی اور تین بہنین ایک طرح کی ہین ایک بہائی اونمین سی مرگیا
پہر دوسرا مرا پہر ایک بہن مرگئی پہر دوسری بہن مرگئی اور اب
ایک بہائی اور ایک بہن باقی رہی پس اسمقام مین تجدید فریضہ کی
ضرورت نہین ہی بلکہ تمام مال ان میتونکا بہن اور بہائی مین منقسم

ہو جائیگا خواہ اثلاثا اگر عینی یا علاتی ہین یا بالسویہ اگر اخیافی ہین
اور اگر ورثہ کا استحقاق یا ورثہ یا دونو چیزین مختلف ہون تو نصیب
میت ثانی کو دیکھنا چاہئے پس اگر وہ نصیب علی الصحۃ تقسیم ہو جائے تو بہتر ہے
مثال اسکی کوئی شخص مری اور زوجہ اور ایک بیٹا اور ایک بیٹی چھوڑی
پس فریضہ اونکا چوبیس ۲۴ سہم سی ہوگا ثمن اوسکا یعنی تین زوجہ کو
ملینگے اور ستا دختر کو اور چودہ ۱۴ بیٹی کو ملینگے بعد اوسکی اوس زوجہ نی
انتقال کیا اور اونہین بیٹا اور بیٹی کو چھوڑا اور نصیب زوجہ کا پہلی
فریضہ مین تین سہم تہی وہی اوسکی وارثون پر علی الصحۃ تقسیم ہو جائینگے
اور اگر نصیب میت ثانی کا اوسکی ورثہ پر تقسیم نہوسکی بصحت تو اوسکی دو
صورتین ہین صورت اول یہہ ہی کہ درمیان نصیب میت ثانی کی
فریضہ اولی سی اور درمیان فریضہ ثانیہ کی توافق ہو پس وفق فریضہ
ثانیہ کو فریضہ اولی مین ضرب دینگے اور اوسکی حاصل سی دونو فریضے
صحیح ہونگی مثلاً دو بہائی مادری اور دو پدری اور شوہر میت کی ہو
پہر شوہر مرجاتی اور ایک بیٹا اور دو بیٹیان چھوڑی فریضہ اولے
بارہ سہم سی صحیح ہوگا نصیب زوج کا اونمین سی چھہ ۶ ہوگا اور اوسکی

مراد اختلاف استحقاق ... [illegible] ... مثلاً ایک شخص

اولاد پر منکسر ہے اور فریضہ ثانیہ جو اس مقام مین واسطے تقسیم ورثہ
میت ثانی کی نکلتا ہی چار ہے اور درمیان نصیب اور فریضہ ثانیہ کے
یعنی درمیان چھہ اور چار کے توافق بالنصف ہے پس نصف فریضہ ثانیہ کا
کہ وہ دو ہے فریضہ اولی مین ضرب دینگی کہ وہ بارہ ہے حاصل ضرب جو چوبیس ۲۴ ہوگا
اوس سی تقسیم صحیح ہو جائیگی دونو فریضونکی فریضہ اولی مین اسطرح
تقسیم کرینگی کہ زوجکو نصف یعنی بارہ ۱۲ سہم دینگی اور کلالۃ الام کو آٹھ
سہم دینگی ہر ایک کو چار چار اور برادران پدریکو چار سہم دینگی ہر ایک کو
دو دو اور فریضہ ثانیہ کی تقسیم اسطرح ہوگی کہ نصیب زوجکا بارہ ہے
یہہ پسر کو اور تین تین دونو بیٹیونکو صورت ثانیہ یہہ ہی کہ درمیان
نصیب اور فریضہ ثانیہ کی تباین ہو اوسکا حکم یہہ ہی کہ فریضہ ثانیہ کو
فریضہ اولی مین ضرب دینگی اور جو حاصل ضرب ہوگا اوس سے دونو فریضی
صحیح ہونگی مثال اوسکی ایک شوہر اور دو کلالۃ الام اور ایک برادر پدری
چھوڑ کر ایک عورت مر گیتی اوسکی بعد شوہر نی انتقال کیا اور دو بیٹے
اور ایک دختر چھوڑی فریضہ اولی چھہ سی صحیح ہوگا اور نصیب زوجکا
اوسمین تین سہم ہین وہ اوسکی وارثون پر تقسیم نہین ہوسکتی پس فریضہ

اوسکی وارثونکا پانچ سہم سی ہونا چاہیے تاکہ تقسیم صحیح ہو اور دو مسئلون
نصیب اور فریضۂ ثانیہ کے تباین ہی اسلئی پانچکو اصل فریضہ یعنی
چھہ مین ضرب دی یا اس سی تقسیم دونو فریضونکی صحیح ہوگی پس تقسیم اول مین
شوہر کو پندرہ سہم ملین گی اور جب شوہر مر جائیگا تو اس پندرہ کے
تقسیم اسطرح پر ہوگی کہ چھہ چھہ دونو بیٹونکو دینگی اور تین بیٹی کو ملینگے
اور اگر مناسخات زیادہ دو فریضونسی ہون تو دیکھنا
چاہیے کہ نصیب میت ثالث کا اوسکی ورثہ پر علی الصحۃ منقسم ہوجاتا ہے یا نہین اگر منقسم ہوجاتا
ہی تو تجدید عمل کی کچھہ ضرورت نہین ورنہ اوس نصیب کو طرف
فریضہ میت ثالث کے نسبت دینگی پس ان دونون مین اگر
تباین ہی تو فریضہ ثالث کو فریضہ سابق مین ضرب دینگی اور
حاصل ضرب سی تینون فریضی صحیح ہونگی اور اگر نسبت توافق
کی ہی تو وفق فریضہ ثالثہ کو فریضہ سابقہ مین ضرب دینگی اور حاصل
ضرب سے تینون فریضی صحیح کرینگی اور یہی حکم ہی اگر مناسخات چار
ہون یا زیادہ چار سی ہون اب ہم اسمقام مین واسطے توضیح
کی ایک مثال مناسخہ کی بطور مختصر لکھتے ہین مقصد ثالث در بیان

سلہ
المیت زید مسئلہ من ۴ ثم من ۹ ثم من ۲۷
ابن خالد ۲/۶ ۱۸
بنت سعود ۱/۳ ۹
المیت سعدہ استقامت مافی الید ۲/۱/۱
ابن رشید
۱/۹
المیت خالد تباین مافی الید ۱۸/۲/۱
ابن محمود ۲/۳ ۱۲
بنت حمیدہ ۱/۳
المیت محمود توافق مافی الید ۱۲/۲/۱
اخت عینی حمیدہ ۱۰
برادر مادری مسعود ۲
الاحیاء
رشید ۹
حمیدہ ۱۶
مسعود ۲

معرفت سہام ورثہ از متروکہ

معرفت سہام ورثہ از متروکہ واضح ہو کہ کبھی ایسا ہوتا ہی کہ وہ بعض
از روی حساب سو یا زیادہ تک پہونچ جاتا ہی اور عدد مال کا کم اون
سہام سی ہوتا ہی پس ضرورت داعی ہوتی ہی طرف معرفت سہام ہر وارث
کی اس معرفت کی چند قاعدی محقق علیہ الرحمہ نی بیان کیی ہین ہم ہر
طریقہ کو بدون نقض و ابرام کی بیان کرتی ہین طریقہ اول ہر وارث
کی سہم کو اصل فریضہ سی نسبت دین جو نسبت معین ہو اوسی نسبت
سی متروکہ مین حصہ وارث کا قرار دین مثلاً میت نی شوہر اور
ابوین کو چھوڑا ہو تو فریضہ اوس وقت مین چھ سہم سی ہوگا شوہر کو
تین سہم ملینگی اور تین نصف ہین چھ کی پس شوہر کو نصف متروکہ
ملیگا اور مان کو چھ سی دو سہم ملتی ہین اور دو ثلث ہین چھ کی پس
مانکو ثلث فریضہ کا ملیگا اور باقی متروکہ باپ کو ملیگا طریق دوم
متروکہ کو فریضہ پر قسمت کرین اور خارج قسمت کو ہر وارث کی عدد
سہام مین ضرب دین بعد حاصل ضرب حصہ اوس وارث کا متروکہ
ہوگا مثلاً متروکہ چوبیس درہم ہی اور فریضہ مثال مذکور مین چھ
سی ہی چوبیس کو چھ سہم پر تقسیم کیا خارج قسمت چار ہین اور عدد

طریقہ اول

طریقہ دوم

سہام

سہام زوجکا فریضہ سابق مین تین ہی چار کو تین مین ضرب دیا بارہ
حاصل ہوئی پس بارہ[۱۲] درہم متروکہ سی نصیب شوہر ہین اسیطرح چار کو
جو خارج قسمت ہی نصیب مادرین فریضہ سابقہ سی کہ وہ دو ہین ضرب
دیا پس آٹھہ درہم اونکی نصیب مین متروکہ سی حاصل ہوئے اسیطرح
فریضہ سابق مین باپ کو ایک ملا تہا اور خارج قسمت فریضہ ثانیہ مین
چار تہی پس چار درہم باپکو متروکہ سی ملینگی طریقہ سوم اگر متروکہ عدد
صحیح ہی تو ہر وارث کی حصہ مین اوسکو ضرب دین اور حاصل ضرب
کو قسمت کرین سہام فریضہ پر جو خارج قسمت ہوگا وہی نصیب اوس
وارث کا ہوگا مثال اوسکی یہہ ہے کہ وارث ایک زوجہ ہو اور پدر اور
مادر اور متروکہ بیس[۲۰] درہم ہو پس فریضہ اسمقام مین بارہ[۱۲] سہم سی ہوگا
تین سہم زوجہ کو ملینگی پس بیس[۲۰] کو تین مین ضرب دیا اور حاصل
ضرب ساٹھہ[۶۰] ہوئی اونکو بارہ پر تقسیم کیا پس زوجہ کو متروکہ سی پانچ
درہم پہونچے اور مان کے لئی اوس فریضہ سی چار سہم ہوئے اونکو
بیس[۲۰] مین ضرب دیا اسی[۸۰] حاصل ہوئی اونکو بارہ پر تقسیم کیا چھہ[۶]
صحیح اور دو ثلث خارج قسمت ہوئی پس حصہ مانکا متروکہ سی چہہ درہم

اور دو ثلث درہم ہوا اور باپ کا حصہ فریضہ سی پانچ سہم ہین
پانچ کو بیس مین ضرب دی سی سو حاصل ہوی اونکو بارہ پر تقسیم
کیا آٹھہ صحیح اور ایک ثلث خارج قسمت حاصل ہوا بس اسقدر باپکو
متروکہ سی پہونچیگا اور اگر متروکہ مع الکسر ہو تو صحیح کو کسر کرینگے
اسطرح پر کہ مخرج کسر کو عدد متروکہ مین ضرب دینگی اور اوس کسر کو اون
کسور پر بڑہا لین گی اور وہی عمل کرینگی جو صحیح مین بیان ہوا اور
ہر وارث کی حصہ مین جتنی کسور آئین گی اونکو مخرج کسر پر تقسیم کرینگی
مثلاً اگر وہ کسور انصاف ہین تو دو پر تقسیم کرینگی اور اگر ہر کسر ثلث
ہی تو تین پر تقسیم کرینگی اور اگر متروکہ مین کسور تسعہ نہ پائی جائین
تو اوس متروکہ کو راجع طرف دینار کی کرین اور اگر اتنا نہ باقی
رہی کہ دینار حاصل ہو تو اوسکو قیراط کرلین اور جو اس سی بھی بچ رہے
اوسکو حبہ کرلین اور تقسیم کرین اور جو حبہ سی بچ رہی اوسکو
چانول کرلین اور تقسیم کرین اور جو اوس سی بچ رہی اوسکی تعبیر اس
چانول کی اجزا سے کرین یہہ طریقہ وہ ہی جو محقق علیہ الرحمۃ نے
شرائع مین فرمایا ہی لیکن اس زمانہ کی رواج کی موافق سہولت

حساب مین یون ہی کہ شہر ئیونکو روپیہ بنائین اگر تقسیم پوری
نہو تواونکی آنی کرلین اور اگر اسپر بھی تقسیم پوری نہو تواونکی
پائیان یا پیسی یا کوڑیان کرلین اکثر ایسا ہے کہ تقسیم اسمین
پوری ہو جاتی ہے اسپر بھی اگر بچ رہے تو وہی طریقہ
ہوگا جو محقق علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے واضح ہو کہ کبھی محاسبین سے
غلطی واقع ہو جاتی ہے پس صحت عمل کی جانچ کا طریقہ یہ ہے
کہ جو وارثونکو حاصل ہوا ہے اوسکو جمع کرین اگر مجموعہ اوسکا
مساوی متروکہ کی ہو یا فریضہ کے ہو تو وہ قسمت یا عمل صحیح ہے
اور نہین تو خطا ہے تمّ بالخیر والحمد
للہ رب العالمین والصلوٰۃ
علی محمد وآلہ الطیبین الطاہرین

بحکم تمام شد

صحت نامہ کتاب اکہ نظر ثانی جناب مولف دام ظلہ تیار شد

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٦	٥	با	یا	٣٨	٣	مجوس	مجوسی
٩	٤	نسب بنو	نسب ولد	٤٢	٦	سبب	سبب
١٥	٧	دو	رو	٤٨	٦	اونگا	اونکا
حاشیہ ٢٢	٥	خواہر	مادر	٥٣	١٥	چگا	چکا
٢٧	٧	اوسکو	اوسکا	٥٤	١٣	مین	مین
٣٤	١١	خبابت	جنابت	٥٨	١٠	نصیبب اور	نصیب اور
ایضاً	ایضاً	جنابت	جنایت				

تمت

✤ اطلاع ✤

خدمت مین اہل مطابع کے یہہ التماس ہے کہ جسقدر
نسخہ ہمراہ مطلوب ہون محلہ وزیر گنج دوکان مالک
مطبع حسینی اثنا عشری سید عابد علی
سی طلب فرمائین اور قصد چہاپنے
کا نکرین قیمت
٢


MAAB 1431
maablib.org